عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۴ جلد: ۲۲ جمادی الاول ۱۴۳۹ فروری 2018 مسلسل اشاعت کے ۵۵ سال

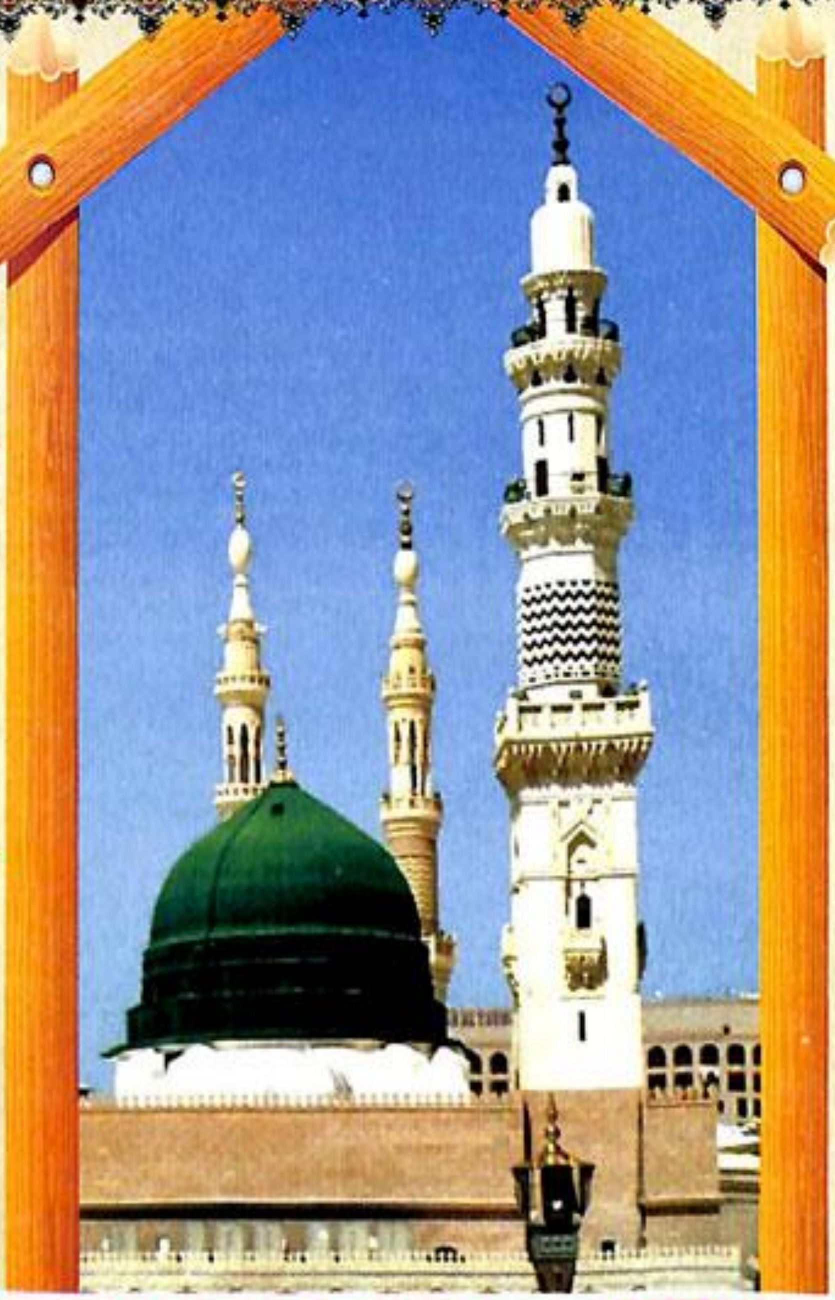

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات

پنجاب اسمبلی کی قرارداد اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا فیصلہ

خطبہ استقبالیہ ختم نبوت

ختم نبوت سے متعلق متنازعہ ترمیم کا خاتمہ

مسلمانوں کی ذلت کے اسباب

ڈاکٹر الیاس محمود عباسی کا قومی اسمبلی ۱۹۷۴ء میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۵ جلد: ۲۲

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد جلالپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد
حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی
مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین
مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

پنجاب اسمبلی کی قرارداد اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا فیصلہ	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات (قسط نمبر:2)	تحقیق: مولانا محمد ریاض انور گجراتی	07
جنگ موتہ	صوفی اشفاق اللہ واجد	11
مسلمانوں کی ذلت کے اسباب	مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ	15
چوتھا کلمہ پڑھنے کا ثواب	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	17
ختم نبوت سے متعلق متنازعہ ترمیم کا خاتمہ	مولانا عبدالقیوم حقانی	18
انٹرنیٹ...... فحاشی و بے حیائی کا بڑھتا ہوا جال	مرسلہ: مولانا محمد عارف شامی	22

شخصیات

حضرت مولانا پیر سید امام شاہ رحمہ اللہ	مولانا شاہد اقبال	24

رد قادیانیت

تحقیقی جائزہ...... کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع وفات عیسیٰ پر تھا؟	مولانا عبدالحکیم نعمانی	26
ڈاکٹر ایس محمود عباسی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب	ادارہ	31
ایک خواب	ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی	36
محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۸ کا مقدمہ	مولانا اللہ وسایا	37

متفرقات

مدینے میں چھوٹا سا گھر ڈھونڈتا ہوں	نعت: محمد اکرام القادری	39
خطبات شاہین ختم نبوت	عزیز الرحمن رحمانی	40
وادی مہران سندھ میں ختم نبوت کی بہاریں	مولانا توصیف احمد	42
تبصرہ کتب	مولانا محمد وسیم اسلم	44
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	46

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

پنجاب اسمبلی کی قرارداد اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا فیصلہ!

گزشتہ شمارہ میں عرض کیا گیا تھا کہ پنجاب اسمبلی نے قرارداد منظور کی ہے کہ پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں کے نصاب میں ’’ختم نبوت‘‘ کے مضمون کو شامل کیا جائے۔ قارئین لولاک! کو یاد ہوگا کہ اس سے قبل جمعیۃ علماء اسلام خیبر پختونخواہ کے ممبر صوبائی اسمبلی جناب حضرت مولانا فضل غفور صاحب کی پیش کردہ قرارداد میں فیصلہ ہوا۔ پھر اس کی روشنی میں نصاب میں ختم نبوت کا مضمون منظور ہوکر نصابی کتب میں شائع ہوگیا ہے۔ جو صوبہ خیبر پختونخواہ میں پڑھایا جارہا ہے۔

لاہور مجلس تحفظ ختم نبوت کے زعماء پر مشتمل وفد، لیگی رکن صوبائی اسمبلی جناب وحید گل سے ملا۔ خیبر پختونخواہ اسمبلی کی منظور شدہ قرارداد اور اس پر کارروائی اور نصاب کی کتب جن میں ختم نبوت کا مضمون شامل کیا گیا ہے۔ ان کو پیش کی گئیں۔ حق تعالیٰ شانہ نے جناب وحید گل کو توفیق دی کہ انہوں نے پنجاب اسمبلی میں قرارداد جمع کرائی کہ صوبہ پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں ختم نبوت کے مضمون کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔ الحمدللہ! قرارداد منظور کرلی گئی۔ اب اس پر عمل درآمد کا مرحلہ ہے۔ اس کی بھرپور پیروی کی ضرورت ہے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا خالد محمود، جناب میاں رضوان نفیس، مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عبدالنعیم اور جملہ رفقاء ڈھیروں مبارک باد کے مستحق ہیں کہ وہ جناب وحید گل سے رابطہ میں رہے اور یوں اللہ رب العزت نے ان کو توفیق بخشی اور یہ کام ہوگیا۔ پنجاب اسمبلی کے سپیکر اور صوبائی وزیر قانون جناب رانا ثناء اللہ بھی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ غرض جنہوں نے بھی اس قرارداد کے منظور کرانے کے عمل میں جتنا حصہ ڈالا وہ سب ڈھیروں مبارک باد کے مستحق ہیں۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا فیصلہ

قارئین باخبر ہیں کہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی قیادت بالخصوص حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ پر آئینہ قادیانیت نامی کتاب وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے بنین کے درجہ سابعہ میں داخل نصاب ہوئی۔ سالہا سال سے وہ نصاب کا حصہ ہے۔ حق تعالیٰ شانہ کی ذات گرامی بہتر جانتی ہے کہ اس وقت سے لے کر آج تک کتنے حضرات علماء کرام نے اسے پڑھا اور پڑھایا اور یوں عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق خلق خدا کے شعور میں کتنا اضافہ ہوا۔ اس تمام کام کا

ان تمام حضرات کو اجر ملے گا جو اس کے لئے مخلصانہ جدوجہد میں کوشاں رہے اور کسی بھی قسم کا تعاون فرمایا۔

خیبر پختونخواہ صوبہ کے سرکاری سکولوں کے نصاب میں مضمون ختم نبوت کی شمولیت، پنجاب میں مضمون ختم نبوت کی شمولیت کی پیش رفت اور وفاق المدارس کے درجہ سابعہ بنین میں اس کی تدریس کے عمل کے سالہا سال کے اجراء کے بعد، ضرورت تھی کہ صوبہ سندھ اور بلوچستان کے سکولوں کے نصاب میں بھی اسے شامل نصاب کرادیا جائے۔ سو اس کے لئے کوشش جاری ہے۔

اس طرح ضرورت تھی کہ ہمارے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے شعبہ بنات میں بھی آئینہ قادیانیت یا اس کا کچھ حصہ شامل نصاب کیا جائے۔ معلوم ہوا کہ وفاق المدارس کی نصاب کمیٹی کا اجلاس بلایا گیا ہے۔ چنانچہ صدر الوفاق حضرت شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر اور قائد وفاق مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہما سمیت نصاب کمیٹی کے اکیس معزز ارکان کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم عمومی کی طرف سے ذیل کا یہ خط ارسال کیا گیا۔

گرامی قدر حضرت مولانا .... صاحب مدظلہ

رکن نصاب کمیٹی وفاق المدارس العربیہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

آج کل جس طرح عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں مختلف پلیٹ فارم سے آواز بلند ہورہی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ اس سلسلہ میں اعزاز اوّلیت وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو حاصل ہے۔ اس لئے کہ عرصہ ہوا وفاق المدارس کے سربراہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان مرحوم نے خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد مرحوم کی خواہش اور توجہ دلانے پر وفاق المدارس کے بنین کے درجہ سابعہ میں ''آئینہ قادیانیت'' کو شامل نصاب فرمایا۔ اس پر وفاق المدارس کے جملہ ارکان عاملہ ونصاب کمیٹی کے اراکین سب مبارک باد کے مستحق ہیں کہ ان حضرات نے منظوری سے سرفراز کیا۔ اس کا مثبت اثر آپ حضرات کے سامنے ہے کہ اس وقت تمام دینی مدارس کی نسبت وفاق المدارس کے فضلاء، فتنہ عمیاء قادیانیت کے متعلق زیادہ باخبر ہوتے ہیں۔ فللحمدللہ!

آپ حضرات یہ جان کر خوشی محسوس فرمائیں گے کہ اس وقت سرکاری سطح پر خیبر پختونخواہ میں صوبہ کے تمام سیکنڈری اسکولز تک کے نصاب میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا مضمون سلیبس کا حصہ ہے جو نصابی کتب میں شائع شدہ ہے اور پڑھایا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے رکن صوبائی اسمبلی مولانا فضل غفور صاحب کی مساعی کو حق تعالیٰ نے بارآور فرمایا۔ فللحمدللہ!

آپ حضرات کے لئے یہ امر بھی صدہا خوشی کا باعث ہوگا کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے رکن جناب

وحید گل صاحب کے ذریعہ پنجاب اسمبلی نے قرارداد منظور کر کے صوبہ پنجاب کے نصاب تعلیم میں عقیدۂ ختم نبوت کے مضمون کو شامل نصاب کرلیا ہے۔ اس پر عملدرآمد کے مراحل طے ہورہے ہیں۔ ان تمام خوش کن خبروں کے بعد آپ کی توجہ آپ کے دائرہ کار کے ایک اہم اور فوری مسئلہ کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وفاق المدارس کے بنات کے شعبہ میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے عقائد کفریہ سے متعلق کوئی چیز شامل نصاب نہیں۔ حالانکہ جتنی زیادہ قادیانی خواتین کی سرگرمیوں سے ہمارا نسوانی حلقہ ان کی آماجگاہ ہے وہ آپ سے مخفی نہ ہوگا۔ اس لئے عریضہ ہذا کے ذریعہ التماس ہے کہ:

۱...... آئینہ قادیانیت کو عالیہ بنات کے سال اوّل میں ''اسلام اور تربیت اولاد'' کے ساتھ رکھ دیا جائے تو چند ہفتوں میں یہ کتاب اسباق میں نکل جائے گی۔

۲...... اور اگر ایسا کرنے سے نصاب کے بھاری ہونے کا اندیشہ ہو تو آئینہ قادیانیت کے ابتدائی دس سوالات اور ان کے جوابات جو ختم نبوت کے عنوان پر ہیں وہ شامل کر لئے جائیں تو ایک دو ہفتہ میں ایک ایک گھنٹہ کے سبق سے چند صفحاتی یہ مضمون پڑھایا جاسکتا ہے۔

امید ہے کہ آپ اس تجویز کی اہمیت، مسئلہ ختم نبوت کی نزاکت اور اس دور میں اس کی اہمیت سے متعلق اس گزارش کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں گے۔ واجرکم علی اللہ تعالیٰ!

والسلام مع الاحترام!

(مولانا) عزیز الرحمن جالندھری، مرکزی ناظم اعلیٰ!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، حضوری باغ روڈ ملتان

اس خط کے جواب میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کا ذیل کا مکتوب گرامی موصول ہوا:

14-12-2017

گرامی قدر حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب زیدمجدہم

مرکزی ناظم اعلیٰ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے مزاج گرامی بخیر وعافیت ہوں گے!

آنجناب کا مکتوب گرامی موصول ہوا۔ جس میں آپ نے وفاق المدارس کے عالیہ بنات سال اوّل کے نصاب میں ''آئینہ قادیانیت'' یا اسی کے ابتدائی دس سوالات شامل کرنے کی تجویز پیش فرمائی ہے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ ۲۱ردسمبر ۲۰۱۷ء بروز جمعرات، وفاق المدارس کی نصاب کمیٹی کا اجلاس

متوقع ہے۔ان شاءاللہ العزیز!اجلاس میں آنجناب کی تجویز برائے غور وخوض پیش کردی جائے گی۔

والسلام!

(مولانا)محمد حنیف جالندھری……ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ومہتمم جامعہ خیرالمدارس ملتان……۲۵؍ربیع الاوّل ۱۴۳۹ھ،۱۴؍دسمبر ۲۰۱۷ء

چنانچہ ۲۱؍دسمبر ۲۰۱۷ء جمعرات کو وفاق المدارس کے مرکزی دفتر ملتان میں وفاق کی نصاب کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں ایجنڈا کے اس حصہ کو زیر بحث لاکر منظور کرلیا گیا۔

اللہ رب العزت کو منظور ہے تو ان شاءاللہ العزیز!شوال ۱۴۳۹ھ کے نئے تعلیمی سال سے وفاق المدارس کے درجہ بنات میں بھی’’آئینہ قادیانیت‘‘کے پہلے حصہ کے دس سوالات وجوابات نصاب کے طور پر پڑھائے جائیں گے اور ان سے سالانہ امتحان میں ایک سوال بھی شامل ہوگا۔یوں ملک بھر میں وفاق المدارس کے فضلاء کی طرح فاضلات بھی عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق معلومات کو سبقاً پڑھنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوں گی۔اس پر وفاق المدارس ہم سب کی طرف سے مبارک باد کا مستحق ہے کہ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ سے متعلق مبارک قدم اٹھا کر اسلامیان وطن کی شعور ختم نبوت کی آگاہی کا سامان کیا ہے۔حق تعالیٰ ان کی ان مساعی کو بار آور فرمائیں۔آمین!

اب ضرورت ہے کہ ہمارے باقی مدارس کی تنظیمات بھی اس سلسلہ میں قدم اٹھائیں۔چنانچہ اس کام کے لئے ان حضرات سے باضابطہ رابطہ کا آغاز کیا جارہا ہے۔(ان شاءاللہ العزیز)

ایڈووکیٹ عبدالقیوم بٹ کا قبول اسلام

گزشتہ روز چونڈہ کے معروف قادیانی ایڈووکیٹ عبدالقیوم بٹ کو اللہ کے فضل وکرم سے ان کے داماد عرفان محمود برق ایڈووکیٹ کی محنت سے عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان لانے کی توفیق عطاء فرمائی۔عبدالقیوم بٹ نے پسرور بار ایسوسی ایشن میں اپنے اسلام کا اعلان کیا جس سے علاقہ کے علماء،وکلاء،تمام اہل اسلام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ان کی چونڈہ آمد پر اسٹیشن میں حافظ محمد انور النصر،خورشید عالم ایڈووکیٹ،ذاکر نشاط ایڈووکیٹ،ملک ریاض ایڈووکیٹ،ملک سرفراز اور دیگر سرکردہ لوگوں نے استقبال کیا اور ان کو مبارک باد دی ہے اور ان کی اسلام پر استقامت کی دعا کی گئی۔۲۸؍نومبر ۲۰۱۷ء کو پسرور ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے جاتے ہوئے مولانا اللہ وسایا،مولانا فقیر اللہ اختر،مولانا محمد عارف شامی مختصر وقت کے لئے چونڈہ تشریف لائے اور عبدالقیوم بٹ کو عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان لانے پر مبارک بادی دی اس موقع پر حافظ محمد انور النصر،حافظ یاسر ابرار،قیصر اقبال،خادم حسین بھٹی،امام دین رحمانی اور دیگر نوجوان بھی موجود تھے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات

قسط نمبر:2

تحقیق: مولانا محمد ریاض انور گجراتی، تلخیص: حافظ عتیق الرحمن

فضیلت سیدنا امام حسنؓ

اس مصلح اعظم، نواسہ محمد عربی ﷺ کے اتنے زیادہ فضائل ومحاسن ہیں جو کسی انسان کے مکمل جمع کرنے کے بس سے باہر ہے۔ ہم اس مقام پر سیدہ خاتون جنتؓ کے اس جنتی بڑے شہزادے کے چند مناقب ومحامد بطور اختصار درج کررہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت مبارک کے طالب ہیں۔

جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو مجھ سے محبت کرتا ہے تو وہ اس سے محبت کرے (یعنی حسن بن علیؓ سے)'' (کنزالعمال ج۱۲ص ۵۷، طبرانی، ابن عساکر)

حضرت ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرا یہ بیٹا (یعنی حسن) سردار ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔''

(کنزالعمال ج۱۲ص ۵۷)

حضرت ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''میرا یہ بیٹا سردار ہے اور وہ میرا گلدستہ ہے دنیا میں اور میں اس کی امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔'' (طبرانی وکنزالعمال ج۱۲ص ۵۷)

جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''اے اللہ! میں حسین سے محبت کرتا ہوں، آپ بھی اسے اپنا محبوب بنالیں اور اس کو بھی اپنا محبوب بنائیں جو ان سے محبت کرے۔'' (کنزالعمال ج۱۲ص ۵۷)

محترم قارئین کرام! رسول اللہ ﷺ نے جو پیشین گوئی فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے اس سردار بیٹے کی وجہ سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرائے گا اور یہ بھی پیشین گوئی فرمائی کہ یہ میرا بیٹا سردار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی اور محبوب مکرم ﷺ کی پیشین گوئیوں کو شرف قبولیت سے نوازا ہے کہ سیدنا حسنؓ نے اپنی عظیم مسلمان جماعت اور کاتب وحی سیدنا امیر معاویہؓ کے عظیم مسلمان لشکر کے درمیان صلح کرائی۔ نیز آپ سردار بھی بنے۔ صادق الامین وصادق ومصدوق نبی ﷺ کی ہر پیشین گوئی کو اللہ تعالیٰ نے قبول کیا۔ ہندوستان کے غلام احمد قادیانی جو رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر یقین نہیں رکھتا تھا۔ اس کے دوزخی ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس پلید وناپاک نے آپ ﷺ کے فرمان اقدس جو کہ ختم نبوت کے بارے میں تھا کہ میں آخری نبی ہوں مگر اس جہنمی نے اس فرمان مبارک کو تسلیم نہ کرتے ہوئے جعلی من گھڑت

اور خود ساختہ نبوت کا دعویٰ کر کے اپنے لئے اور اپنے ماننے والوں کے لئے جہنمی پروانہ حاصل کر لیا۔

جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”میرا یہ بیٹا سردار ہے اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو باقی رکھے۔ حتیٰ کہ یہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔“ (فضائل اہل بیت ج۱ ص۳۶)

فضائل اہل بیت کے مصنف یہ روایت نقل کرنے کے بعد مزید فرماتے ہیں: ”ان سے (یعنی حسنؓ) سے بڑا کوئی سردار نہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے سردار فرمایا ہو۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کریں۔ وہ پرہیزگار، حلم اور فاضل فضیلت والے تھے۔ ان کو ان کے تقویٰ وفضل نے انہیں اس بات پر ابھارا کہ انہوں نے دنیا کی بادشاہت کو ترک کر دیا۔“ (حوالہ مذکورہ بالا)

امام ذہبی ؒ مزید فرماتے ہیں کہ: ”اور یہ امام، سردار، حسین وجمیل، عقلمند، عمدہ، سخی، قابل تعریف، بہترین، دیانتدار، متقی، عالی مرتبت بڑی شان والے ہیں۔“ (حوالہ درج بالا)

حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں میں نے ابوبکرؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو منبر پر دیکھا۔ حضرت حسنؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے کبھی ان (حسنؓ) کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہے اور ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے کہ یہ دو مسلمانوں کی بڑی جماعتوں میں صلح کرائیں گے۔“

حضرت ابوبکرؓ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”میں نے دیکھا جناب نبی کریم ﷺ کو کہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور سیدنا حسن بن علیؓ ان کی کمر مبارک پر بیٹھ جاتے۔ آپ ﷺ جب بھی سجدہ کرتے انہوں نے کئی دفعہ ایسا کیا۔ لوگوں نے عرض کی اللہ کی قسم! آپ ان کے لئے وہ کچھ کرتے ہیں جب کہ ہم نے آپ ﷺ کو ایسا کسی اور کے لئے کرتے نہیں دیکھا۔ (حضرت مبارک ؒ فرماتے ہیں کہ اور بھی کسی بات کا ذکر کیا گیا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروائیں گے۔“ (کنز العمال ج۱۳ ص۲۸۷، مناقب علی والحسنین ص۲۲۵)

سیدنا ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں تو امام حسنؓ کو اس وقت سے محبوب سمجھتا ہوں جب سے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ امام حسنؓ رسول اللہ ﷺ کی گود مبارک میں ہیں اور آپ ﷺ کی داڑھی مبارک میں انگلیاں ڈال رہے ہیں اور آپ ﷺ اپنی زبان مبارک ان کے منہ میں دے کر فرماتے ہیں: ”اے اللہ! میں اسے اپنا محبوب سمجھتا ہوں تو بھی اسے اپنا محبوب بنالے۔“ (شہادت نواسہ سید الابرار ص۳۲۳)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ: ”بے شک جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت حسنؓ کے لئے فرمایا۔ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس (حسنؓ) سے محبت کرے تو اس کو اپنا محبوب بنا۔“ (مناقب علی والحسنین وامہما فاطمۃ الزہراء ص۲۱۹)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ: جناب نبی کریم ﷺ اپنے نواسے حضرت حسنؓ کو کندھے مبارک پر اٹھائے ہوئے تھے۔ ایک آدمی نے کہا اے لڑکے تو کیسی سواری پر سوار ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: ''یہ سوار بھی تو کیسا اچھا ہے۔'' (بخاری، مشکوٰۃ ترمذی)

میں اپنی بیٹی پر قربان جاؤں

حضرت سودہ بنت مسرح کندیہؓ سے روایت ہے کہ: ''میں بھی ان عورتوں میں شامل تھی جو فاطمہؓ کے دردزہ کے وقت ان کے پاس موجود تھیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: فاطمہ کا کیا حال ہے؟ میری بیٹی کا کیا حال ہے۔ میں اس پر قربان جاؤں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اس نے بچے کو جنم دیا ہے اور میں نے اسے زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹ دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے میری نافرمانی کی؟ میں نے عرض کیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت سے پناہ مانگتی ہوں۔ یا رسول اللہ! میں نے اس کی ناف کاٹی ہے اور اس کے علاوہ میرے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ۔ بچہ لے کر میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے زرد رنگ کا کپڑا پھینک دیا اور بچے کو سفید کپڑے میں لپیٹا اور اس کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا۔ پھر ارشاد فرمایا: علیؓ کو بلاؤ۔ میں علیؓ کو بلا لائی۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے پوچھا۔ اے علیؓ! اس کا کیا نام رکھا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ''جعفر'' نام رکھ دیا ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ اس کا نام ''حسن'' رکھو اور اس کے بعد حسین ہے اور تو ابوالحسن والحسین ہے۔'' (ابن عساکر وکنزالعمال ج۱۳ص۲۸۰)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ: ''بے شک جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص جنتی نوجوانوں کے سردار کو دیکھنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ حسن کو دیکھ لے۔'' (الصواعق المحرقہ ص۱۹۲)

سیدہ خاتون جنتؓ جناب نبی کریم ﷺ کی علالت کے دوران جس میں آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! آپ کے یہ دونوں بیٹے ہیں۔ ان دونوں کو کسی چیز کا وارث بنا دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پیاری اور لاڈلی بیٹی کی گفتگو سماعت فرمانے کے بعد اپنی جنتی بیٹی کو یوں ارشاد فرمایا: ''بہرحال حسنؓ تو ان کے لئے میری ہیبت اور بزرگی ہے اور رہے حسینؓ تو ان کے لئے میری بہادری وسخاوت ہے۔'' (کنزالعمال ج۱۲ص۵۴، ابن عساکر وطبرانی)

نانا جان سے مشابہت

حضرت علیؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''حضرت حسنؓ سینے سے لے کر سر تک نبی پاک کے مشابہ ہیں اور حضرت حسینؓ نچلے حصے میں نبی کریم ﷺ سے مشابہت رکھتے ہیں۔'' (شعب الایمان مسند احمد مترجم ج۱ص۲۸۰)

سیدہ خاتون جنتؓ کے بیٹے کو لایا گیا

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ: ”نبی کریم ﷺ جب بھی کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو اپنے اہل بیت کے بچوں سے ملاقات فرماتے۔ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام سفر سے واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے مجھے نبی علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا۔ نبی علیہ السلام نے مجھے اٹھالیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ کے کسی صاحبزادے حضرت امام حسنؓ یا حضرت امام حسینؓ کو لایا گیا تو نبی علیہ السلام نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا۔ اسی طرح ہم ایک سواری پر تینوں آدمی سوار ہو کر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔“ (صحیح مسلم شریف، مسند احمد مترجم ج ۱ ص ۷۰۳)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ:

”ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ اس وقت صدقہ کی کھجوریں تقسیم فرمارہے تھے۔ حضرت امام حسنؓ ان کی گود میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ جب تقسیم فرما کر فارغ ہوئے تو امام حسنؓ کو اپنے کندھے مبارک پر بٹھالیا۔ ان کا لعاب نبی کریم ﷺ پر بہنے لگا۔ نبی کریم ﷺ نے سر مبارک اٹھا کر دیکھا تو ان کے منہ میں ایک کھجور نظر آئی۔ نبی پاک ﷺ نے اپنی انگلی ڈال کر ان کے منہ سے وہ کھجور نکالی اور فرمایا کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ آل محمد ﷺ کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔“ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابن حبان، مسند احمد مترجم ج ۴ ص ۱۶۹)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ: ”میں نے نبی پاکؐ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے کندھے مبارک پر جناب حسنؓ کو اٹھایا ہوا ہے اور ان کا لعاب نبی کریم ﷺ پر بہہ رہا تھا۔“ (مسند احمد مترجم ج ۴ ص ۶۷۷)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ:

”ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ کے کسی بازار میں نبی پاک ﷺ کے ساتھ تھا۔ نبی پاک ﷺ جب واپس تشریف لائے تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ نبی اقدس ﷺ حضرت فاطمہؓ کے گھر کے صحن میں پہنچ کر حضرت امام حسنؓ کو آوازیں دینے لگے۔ اوئے بچے، اوئے بچے۔ لیکن کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس پر نبی ﷺ واپس تشریف لے آئے اور میں بھی لوٹ آیا۔ نبی پاک ﷺ وہاں سے حضرت عائشہؓ کے صحن میں بیٹھ گئے۔ اتنی دیر میں حضرت حسنؓ بھی تشریف لے آئے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ان کی والدہ نے انہیں گلے میں لونگ وغیرہ کا ہار پہنانے کے لئے روک رکھا تھا۔ وہ (حضرت حسنؓ) آئے تو نبی پاک ﷺ کے ساتھ چمٹ گئے۔ نبی پاک ﷺ نے انہیں اپنے ساتھ چمٹا لیا اور تین مرتبہ فرمایا۔ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے محبت کرنے والوں سے محبت فرما۔“

(بخاری شریف، ابن حبان، مسند احمد مترجم ج ۴ ص ۳۲۹)

جنگ موتہ

صوفی اشفاق اللہ واجد

جنگ موتہ جمادی الثانی سن ۸ ہجری میں واقع ہوئی۔ مختصر حالات پیش خدمت ہیں۔ موتہ شہر چھ سو سال پہلے شام کا ایک مشہور مقام تھا۔ آج کل سامراجی قوتوں کی وجہ سے شرق اردون کے شہر ''کرک'' کے جنوب میں بارہ کلومیٹر کے فاصلہ پر ''موتہ'' شہر موجود ہے۔ مدینہ منورہ سے گیارہ سو کلومیٹر فاصلہ ہے۔

جنگ کا سبب اسلامی سفیر کا قتل

سیدنا رحمۃ للعالمین ﷺ نے بادشاہ روم ہرقل کے نام دعوت اسلام کا اپنا گرامی نامہ حضرت حارث بن عمیر الازدیؓ کے ہاتھوں روانہ فرمایا۔ جب سفیر اسلام ملک شام کی طرف جاتے ہوئے مقام موتہ پر پہنچے تو اس علاقہ کا امیر اور بادشاہ شرحبیل بن عمرو غسانی تھا، وہ بصریٰ کا حاکم بھی تھا۔ حضرت حارثؓ کی شرحبیل بن عمرو غسانی سے ملاقات ہوئی تو اس نے آپؓ سے پوچھا تم کہاں جا رہے ہو؟ شاید تم محمد رسول اللہ ﷺ کے قاصدوں میں سے ہو۔ آپ نے قاصد رسول اللہ ﷺ ہونے کا اقرار کیا تو اس نے آپؓ کو فوراً رسیوں سے باندھ لیا۔ اس کے بعد حضرت حارثؓ کو شہید کر ڈالا۔ سفراء اور قاصدوں کے قتل کا کبھی بھی حکمرانوں کے ہاں دستور نہ تھا۔ خواہ کتنا ہی لڑائی جھگڑا کیوں نہ ہو۔ سیدنا محمد عربی ﷺ کے قاصدوں میں پہلے قاصد شہید کئے گئے تھے۔ یہ ایسا معاملہ تھا جس سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی تھی۔ یہ اسلامی سفیروں اور قاصدوں کے لئے خطرناک بات تھی۔ اس لئے کہ اس میں صاحب مکتوب کی اہانت تھی۔ مظلوم سفیر کا بدلہ لینا ضروری تھا تاکہ اسلامی سفیروں کا خون اتنا سستا نہ سمجھا جائے۔ (سیرت حلبیہ ج ۲)

سیدنا حبیب کبریا ﷺ کو حادثہ کا علم

سیدنا حبیب کبریا ﷺ کو جب اپنے سفیر حضرت حارثؓ کی شہادت کا علم ہوا تو آپ ﷺ کو بہت صدمہ ہوا۔ لہٰذا آپ ﷺ نے مجاہدین اسلام کا ایک لشکر موتہ کی طرف روانہ فرمانے کا ارادہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے تین ہزار مجاہدین اسلام کا لشکر مرتب فرمایا اور جمادی الاول ۸ ہجری میں موتہ کی طرف روانہ فرمایا: ۱...... سب کے کمانڈر انچیف حضرت زید بن حارثؓ مقرر ہوئے۔ ۲...... ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کمانڈر مقرر ہوئے۔ ۳...... ان کے بعد لشکر اسلام کی امارت حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے حوالے کر دی گئی۔ ۴...... اس کے بعد مجاہدین اسلام اپنا کمانڈر خود منتخب فرمالیں۔ آپ ﷺ نے اپنے ان اصحاب یعنی

حضرت زیدؓ، حضرت جعفرؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی شہادت کی پیشگی خبر دے دی تھی۔ (سیرت حلبیہ ج ۲)

یہودی کی تصدیق

ایک یہودی بھی اس وقت وہاں موجود تھا جب اس نے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے یکے بعد دیگرے ان اصحاب رسول ﷺ کے نام سنے تو اس نے کہا کہ یہ سب حضرات شہید ہو جائیں گے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام میں سے جب بھی کسی نبی نے جماعت یا لشکر کا امیر کسی شخص کو بنا کر یہ کہہ دیا اگر یہ ختم ہو جائے تو وہ یقیناً اس سفر میں شہید ہو جاتا تھا۔ (سیرت نبی رحمت ﷺ)

آپ ﷺ نے حضرت زیدؓ کو سفید رنگ کا پرچم لشکر اسلام کے لئے عطاء فرمایا۔ نیز مجاہدین اسلام اور حضرت زیدؓ کو بطور نصیحت ارشاد فرمایا کہ جس مقام پر حضرت حارثؓ شہید ہوئے ہیں۔ اس جگہ کے رہنے والے لوگوں کو دعوت اسلام دینا۔ اگر وہ دین اسلام کو قبول نہ کریں تو پھر مقابلہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا۔ اس کے بعد جنگ کرنا۔ (سیرت حلبیہ ج ۲) آپ ﷺ بنفس نفیس لشکر اسلام کو رخصت کرنے کے لئے مقام ثنیۃ الوداع تک تشریف لے گئے اور مجاہدین اسلام کو بطور نصیحت ارشادات سے نوازا۔

قیصر روم ہرقل

جانثاران سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا لشکر جب مدینہ منورہ سے بصرہ کی طرف روانہ ہوا تو اس کی خبر حاکم بصریٰ شرحبیل بن عمرو کو بھی ہوگئی۔ اس کی کوشش وسعی سے رومی بادشاہ ہرقل ایک لاکھ فوج کے ہمراہ (مو آب آج کل بلقاء کے نام سے مشہور ہے) موجود تھا۔ اس وقت کی یہ بہت بڑی طاقتور فوج تھی۔ رومی فوج کے ساتھ عرب مشرکین قبائل لخم، جذام، بلقین، لہرا بھی آ ملے تھے۔ ایک روایت کے مطابق لشکر ہرقل تعداد میں دو لاکھ رومی سپاہ تھی اور پچاس ہزار کے قریب عرب قبائل تھے۔ (سیرت نبی رحمت ﷺ)

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کا پر جوش خطاب

مجاہدین اسلام سے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے پر جوش خطاب فرمایا: ”لوگو! اللہ کی قسم!! اب تم جس مقصد کے لئے وطن سے نکلے ہو، دامن نہ بچاؤ۔ ہم دشمن کا مقابلہ قوت وتعداد کی بنیاد پر نہیں کرتے بلکہ ہم صرف اور صرف اپنے دین کی بنیاد پر مقابلہ کرتے ہیں۔ وہ دینی قوت ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطاء فرمائی ہے اور یاد رکھو دونوں صورتوں میں فائدہ ہے۔ شہادت ہوئی تو ہماری دلی مراد پوری ہوگی۔ فتح ونصرت ہوئی تب بھی کامیاب وکامران ٹھہریں گے۔“ (سیرت رسول رحمت ﷺ)

لشکر محمدی ﷺ اور رومی لشکر کا سامنا اور حضرت زیدؓ کی شہادت

رومی سپاہ مقام ”شارف“ پر پہنچ چکا تھا۔ اسلامی سپاہ نے معان سے آگے بڑھ کر ”موتہ“ میں اپنا

مرکز بنایا۔ مسلمانوں نے اپنی پوزیشن سنبھال لی۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے پرجوش خطاب سے بالاتفاق فیصلہ کرلیا گیا کہ آگے بڑھ کر مقابلہ کرنا چاہئے۔ حضرت زیدؓ نے رومی سپاہ پر حملہ کا حکم فرمادیا۔ جنگی دستور کے مطابق سب سے پہلے امیر لشکر حضرت زیدؓ ہاتھ میں پرچم لئے ہوئے آگے بڑھے۔

سیدنا رسول عربی ﷺ کے سامنے میدان جنگ

مقام موتہ پر جنگ شروع ہوچکی تھی۔ ادھر مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد عربی ﷺ کے سامنے مسافت ختم کردی اور میدان جنگ بالکل آنکھوں کے سامنے کردیا۔ سیدنا محبوب رب العالمین ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہوتے ہوئے اپنے محبان اصحابؓ سے جنگی حالات بیان فرمارہے تھے کہ حضرت زیدؓ میدان جنگ میں سب سے پہلے لڑنے کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے حضرت زیدؓ کو کوئی مہلک زخم لگنے کا بتایا۔ پھر ان کی شہادت کی خبر دی۔ (سیرت المصطفیٰ ﷺ ج۲)

حضرت جعفرؓ کی شہادت

پھر آپ ﷺ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا کہ اب حضرت جعفرؓ نے اسلام کا علم سنبھال لیا ہے۔ وہ لڑنے کے لئے آگے ہوئے ہیں۔ سیدنا جعفر بن ابی طالبؓ سرخ گھوڑے پر سوار عیسائی فوجوں میں گھرے ہوئے لڑ رہے تھے کہ اپنے گھوڑے سے اترے اور اپنے گھوڑے کے کوچے یا گردن کاٹ ڈالی تاکہ کفار اس سے نفع حاصل نہ کریں اور پیادہ جنگ میں عاشقانہ اداؤں سے لڑنے لگے۔ (سیرت حلبیہ ج۲)

پرچم اسلام کو بلند رکھنے کی کوشش

آپؓ کا کفار سے لڑتے لڑتے دایاں ہاتھ کٹ گیا تو آپؓ نے پرچم اسلام کو بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا۔ جب آپؓ کا بایاں ہاتھ بھی مولا کریم رب جلیل کی راہ میں کٹ گیا تو تب آپؓ نے پرچم اسلام کو گرنے سے بچانے کے لئے اپنے سینہ سے لگالیا اور اسی حالت میں جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جعفرؓ کے جسم مبارک پر نوے (۹۰) سے زیادہ زخم تلوار اور تیر کے تھے۔ سب زخم سامنے سے آئے تھے۔ بجانب پشت کوئی زخم نہ تھا۔ (سیرت مصطفیٰ ﷺ)

سیدنا رسول عربی ﷺ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر

جس روز حضرت جعفرؓ شہید ہوئے اسی روز بعد نماز عشاء آپ ﷺ حضرت جعفرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے اسماءؓ حضرت جعفرؓ کے بیٹوں کو میرے پاس لے کر آؤ۔ بچے لائے گئے تو سیدنا رسول رحمت ﷺ ان بچوں سے پیار کرنے لگے۔ اسی اثناء میں آپ کی رخساروں پر آنسو بہنے لگے اور آپ ﷺ کی ریش مبارک تر ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے اولاد حضرت جعفرؓ کے لئے یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ! حضرت

جعفرؓ بہترین ثواب کے حقدار ہو گئے ہیں تو ان کی اولاد کو ان کا بہترین جانشین بنا۔“　(سیرت حلبیہ ج ۲)

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی شہادت

حضرت جعفرؓ کی شہادت کے بعد سرور کائنات ﷺ نے بتایا۔ اب علم سیدنا عبداللہ بن رواحہؓ نے تھام لیا ہے۔ وہ گھوڑے کی پشت پر سوار آگے بڑھ رہے ہیں۔ آپ گھوڑے سے اترے اور پیادہ ہی جنگ میں مشغول ہو گئے اور اللہ کی راہ میں کفار سے خوب جنگ کی۔ آخر کار سیدنا عبداللہ بن رواحہؓ شہید ہو گئے۔

پرچم اسلام حضرت خالد بن ولیدؓ کے پاس

مدینہ منورہ میں سیدنا رسول رحمت ﷺ نے جماعت مسلمین سے فرمایا کہ اب اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے پرچم اسلام کو سنبھال لیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی شہادت کے بعد مسلمان کچھ بددل ہوئے تو حضرت عقبہ بن عامرؓ نے مسلمانوں کو آواز دیتے ہوئے کہا: ”لوگو! انسان سینہ پر زخم کھا کر قتل ہو تو یہ پشت پر زخم کھانے سے بہتر ہے۔ اسی وقت حضرت ثابت بن ارقمؓ نے لشکر اسلام کا پرچم پکڑ لیا۔ انہوں نے فوراً ہی یہ پرچم حضرت خالد بن ولیدؓ کے سپرد کر دیا اور ان کو اپنا امیر مان لیا۔ اس پر تمام لشکر اسلام نے اجماع و اتفاق کر لیا۔“

جنگی پالیسی تبدیل

سیدنا خالد بن ولیدؓ نے فوراً اپنی جنگی پالیسی تبدیل کر دی۔ اگلے حصہ کو پیچھے کر دیا اور پچھلے والے حصہ کو آگے اور دائیں جانب کے لشکر کو بائیں کر دیا اور بائیں جانب کے لشکر کو دائیں جانب کر دیا۔ جب صبح رومیوں سے آمنا سامنا ہوا تو انہوں نے نئے چہرے دیکھے تو سمجھے کہ مسلمانوں کو کمک مل گئی ہے۔ ان پر رعب طاری ہو گیا اور رومیوں کو شکست ہوئی۔ مسلمانوں نے بہت آسانی سے رومی سپاہ کو فتح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی۔ یہ جنگ سات روز تک جاری رہی۔ سیدنا خالد بن ولیدؓ بیان کرتے ہیں اس دن نو تلواریں لڑتے ہوئے ٹوٹیں صرف ایک یمنی تلوار مفیحہ جو آج تک ساتھ رہی۔　(سیرت المصطفیٰ ﷺ ج ۲)

سیف اللہ کا لقب

اسی دوران جب آپ ﷺ اپنے وفا شعاروں محبان جانثاروں کو جنگ کے حالات بتا رہے تھے۔ جب پرچم اسلام حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں میں آیا تو سیدنا محبوب رب العالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اے اللہ! وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ تو اس کی مدد فرما۔“ اسی روز سے حضرت خالد بن ولیدؓ سیف اللہ کے لقب سے معروف و مشہور ہوئے۔ (سیرت حلبیہ ج ۲)

(ملخص سیرت مبارکہ اجمائے کمال آقائے لاجواب ﷺ ص ۹۲۸ تا ۹۳۶)

مسلمانوں کی ذلت کے اسباب

مولانا محمد سرفراز خان صفدر ؒ

امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر ؒ نے ۲۸ر رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ میں جمعۃ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ اسی خطبہ سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ ادارہ!

ابوداؤد شریف کی ایک روایت ہے: ’’یوشك ان تدع علیکم امم کما تداع الأکلة الی قصعتها ‘‘ (ایک وقت آئے گا کافر لوگ آپس میں ساز باز کر کے تمہیں کھانے کی تیاریاں کریں گے۔) جس طرح دسترخوان پر کھانے رکھ دینے کے بعد ایک دوسرے کو دعوت دی جاتی ہے کہ آؤ بھائی کھانا شروع کردو۔ تمہاری حیثیت یعنی مسلمانوں کی حیثیت ایسی ہوگی جیسے دسترخوان پر کھانا لگا ہوا اور دوسروں کو کھانے کے لئے بلایا جائے۔ اسی طرح کافر ایک دوسرے کو بلائیں گے تمہیں ختم کرنے کے لئے۔

صحابی کو بات سمجھ نہ آئی

جب یہ الفاظ صحابہ کرامؓ نے سنے ’’فقال قائل ‘‘ ایک شخص نے سوال کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! بات سمجھ نہیں آئی۔ انہیں سمجھ آنی بھی نہیں چاہئے تھی۔ اس لئے کہ وہ راسخ العقیدہ اور پختہ ذہن کے مالک تھے۔ ہماری طرح ضعیف الاعتقاد نہیں تھے۔ ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ کس طرح ہمیں کھانے کی ایک دوسرے کو دعوت دی جائے گی؟۔

دور جانے کی ضرورت نہیں۔ عراق کا ایٹمی منصوبہ سب کے سامنے ہے۔ ہمیں آج تک یہ نقطہ سمجھ نہیں آیا۔ ڈیڑھ سو فرانسیسی ملازم بڑے عہدوں پر، ہزاروں روپے ماہانہ تنخواہیں لینے والے، جب اس (عراق) کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنا تو ڈیڑھ سو کے ڈیڑھ سو ہی چھٹی پر۔ اس کا کیا مطلب ہے بھئی؟ ایک بھی حاضر نہیں۔ ان کو علم تھا اور ان کے ذریعے سب کچھ ہوا۔ امریکہ نے سب کچھ کرایا کوئی پردے کی بات نہیں ہے۔ کوئی خفا والی بات نہیں ہے۔ سہل اور آسان بات ہے۔

ذلت کے دو اسباب

تو پوچھنے والے نے پوچھا: حضور ﷺ! آپ ﷺ نے کیا فرمایا: ’’امن قلتنا یومئذ ‘‘ کیا اس وقت ہم تھوڑے ہوں گے۔ اس لئے کافر ہمیں کھانے کی ایک دوسرے کو دعوت دیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’لا بل انتم کثیر ‘‘ نہیں بلکہ تم بہت زیادہ ہوگے۔ لیکن ’’ولینزعن اللہ من صدور

عدوکم المھابۃ منکم و لیقذفن اللّٰہ فی قلوبکم الوھن ’’﴿تمہارے دشمن کے دلوں میں تمہارا خوف نہیں رہے گا اور تمہارے دلوں میں وہن ہوگا۔﴾

اگر خوف ہوتا تو یہ حال ہوتا جو افغانستان میں ہو رہا ہے۔ جو فلسطین میں ہو رہا ہے (جو آج برما میں ہو رہا ہے) وہن کے لفظی معنی ہیں کمزوری۔ اتنا معنی تو وہ سمجھتے تھے۔ رضی اللہ عنہم! لیکن مراد نہ سمجھے۔ پوچھا:

’’قالو وما الوھن یا رسول اللّٰہ ﷺ ‘‘﴿کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ یہ وہن کیا ہے؟﴾

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’حب الدنیا و کراھیۃ الموت ‘‘﴿دنیا کی محبت اور موت کا ڈر﴾ یہ دو چیزیں جب تمہارے اندر آ جائیں گی تو ذلت ہی ذلت ہوگی اور کافر تو میں تمہیں کھانے کے لئے ایک دوسرے کو دعوت دیں گے۔ آج دنیا کے لئے تو نہ دن دیکھا جاتا ہے، نہ رات، نہ طوفان، نہ جھکڑ، نہ گرمی، نہ سردی، نہ دیس، نہ پردیس، دنیا کی خاک چھانتے ہیں۔ معاف رکھنا اس کے مقابلے میں دین کی طرف کتنے لوگ آتے ہیں اور دین کے لئے مشقت برداشت کرنے والے کتنے لوگ ہیں؟ بے شک ہیں۔ الحمدللہ! مٹ نہیں گے۔ لیکن نسبت پوچھنا چاہتا ہوں کہ نسبت کیا ہے؟ اسی نسبت سے رب تعالیٰ کی رحمت نازل ہوئی ہے۔ یقین جانو! اگر یہ بھی نہ ہوں اور رب تعالیٰ کا کلام نہ ہو اور زمین پر اللہ اللہ نہ ہو، لا الہ الا اللہ کی صدا بلند نہ ہو تو دنیا فنا ہو جائے۔ اللہ اللہ اور لا الہ الا اللہ یہ تمہاری بقا کے اسباب ہیں۔

(چندرہ خطبات شیخ الحدیث کے ’’امام اہل سنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر ؒ‘‘ ص ۲۷۶ تا ۲۷۹)

مولانا قاری ذوالفقار علی ٹوبہ کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ چک نمبر ۱۴۸ ر گ ب چوہلہ کے امیر مولانا قاری ذوالفقار علی کے والد گرامی ۱۸؍دسمبر ۲۰۱۷ء بروز پیر کو انتقال فرماگئے۔ مرحوم انتہائی مشفق و مہربان شخصیت کے مالک تھے۔ ہر سال چک ہذا میں ختم نبوت کورس میں نگرانی کے علاوہ شریک کورس بھی ہوتے۔ قادیانیوں اور انکی مصنوعات سے بہت زیادہ نفرت کرتے۔ نماز جنازہ چک ہذا کے مرکزی قبرستان میں ظہر کے بعد ہوا۔ جنازہ میں مبلغ ٹوبہ مولانا خبیب احمد سمیت مذہبی، سیاسی وسماجی رہنما، علماء کرام، زعماء حضرات اور طلباء نے شرکت کی۔

مولانا عبدالرشید سیال کو صدمہ

مجلس ختم نبوت فیصل آباد کے مبلغ مولانا عبدالرشید سیال کے ماموں مہر محمد اسلم سیال مختصر علالت کے بعد ۷؍دسمبر بروز جمعرات وفات پاگئے۔ ان کی نماز جنازہ ان کے آبائی علاقہ گڑھ موڑ ضلع جھنگ میں بعد نماز ظہر ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں علاقہ بھر کے لوگوں نے شرکت کی۔

اللہ پاک دونوں مرحومین کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین!

چوتھا کلمہ پڑھنے کا ثواب

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱...... حضرت ابوایوب روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی دس بار یہ دعا پڑھے: ’’لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شی قدیر ‘‘ اللہ تعالیٰ اسے دس نیکیاں عطاء فرمائیں گے۔ دس گناہ معاف فرمائیں گے اور یہ کلمات اس کے لئے (ثواب میں) دس غلام (آزاد کرنے) کے برابر ہوں گے اور اسے اللہ تعالیٰ شیطان سے محفوظ فرمائیں گے۔

۲...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص (مندرجہ بالا) یہ دعا سو مرتبہ پڑھے گا۔ اس کے لئے (ثواب میں) دس غلام (آزاد کرنے) کے برابر ہوگی اور اس کے لئے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف کئے جائیں گے اور اس دن شام تک شیطان سے حفاظت کا سبب ہوگی اور (قیامت کے دن) اس سے افضل کوئی عمل نہیں لائے گا جو اس کے ساتھ آیا۔ مگر وہ شخص جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔

۳...... نیز حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے (مندرجہ بالا) کلمہ دس مرتبہ صبح کے وقت پڑھا تو اس کے لئے اس کے بدلے سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ سو گناہ معاف کئے جائیں گے اور یہ دعا ایک غلام (آزاد کرنے) کے برابر ہوگی اور شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور جو شام کو پڑھے گا۔ اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا۔

۴...... نیز ابوعیاش زید بن لقمان زرقیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کے وقت (مندرجہ بالا) یہ دعا پڑھی۔ یہ اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگی اور اس کے بدلہ میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ معاف کئے جائیں گے اور شام تک شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک اسی طرح محفوظ رہے گا۔ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ابوعیاش آپ سے ایسی ایسی روایت بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوعیاش نے سچ کہا۔

۵...... یعقوب ابن عاصم فرماتے ہیں کہ میں نے دو صحابہ کرامؓ سے سنا۔ جب بھی کسی بندہ نے یہ (مندرجہ بالا) دعا پڑھی اخلاص روح کے ساتھ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کر رہا ہو تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ پڑھنے والے پر نظر (شفقت) فرماتے ہیں اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر (شفقت) فرمائیں تو اس کا حق یہ ہے کہ اس کی دعا پوری کر دی جائے۔

ختم نبوت سے متعلق متنازعہ ترمیم کا خاتمہ

مولانا عبدالقیوم حقانی

☆...... پارلیمنٹ میں ختم نبوت کا پرچم لہرادیا گیا۔

☆...... ختم نبوت سے متعلق تمام قوانین بحال کردیئے گئے۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مذہبی اور سیاسی قیادت کا تاریخی کردار۔

☆...... مولانا اللہ وسایا کی عدالت سے درخواست، ایک تاریخی کارنامہ۔

☆...... جسٹس شوکت عزیز صدیقی کا جرأت مندانہ تاریخی فیصلہ۔

☆...... حکومت اپنی آئینی، اخلاقی اور ایمانی ذمہ داری پوری کرے۔

تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے گزشتہ ایک ماہ سے جو کچھ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، کانوں سے سن رہے ہیں، امریکی دھمکی آمیز مطالبے، حکومتی ارکان کا گھٹیا اور منافقانہ کردار، وزراء کے غیر ذمہ دارانہ بیانات، دینی قوتوں کی بیداری، سینیٹ میں حافظ حمد اللہ اور سراج الحق کا آغاز کار، مولانا سمیع الحق کا بروقت انتباہ، مولانا فضل الرحمن اور راجہ ظفر الحق کا سابق وزیر اعظم اور حکمرانوں سے رابطہ اور مخلصانہ تفہیم و مشاورت، رائیونڈ کے بزرگوں کی توجہات اور اجتماعات میں دعاؤں کا اہتمام، کیپٹن صفدر اور شیخ رشید تک کا والہانہ جذبۂ جنوں، وفاق المدارس کے زعماء کی بیدار مغزی، تحریک لبیک یا رسول اللہ کا دھرنا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بیداری و جان نثاری اور اس کے درویش صفت مرکزی رہنما المجاہد فی سبیل اللہ مولانا اللہ وسایا کا بروقت اسلام آباد ہائی کورٹ سے رجوع، چیف جسٹس شوکت عزیز صدیقی کا جرأت مندانہ ایمان افروز فیصلہ، بروقت اقدامات اور اہل حق کی کامیابی نے بالآخر حکومت کو اپنے مذموم عزائم میں پسپا کردیا۔

قومی پریس اور الیکٹرانک میڈیا میں اس موقع پر قومی و ملی، مذہبی اور سیاسی زعماء کا کردار ان کا تذکرہ و تشکر سر آنکھوں پر، مگر بنیاد کا پتھر، بنیاد کا پتھر ہی ہوا کرتا ہے جس کی اہمیت اور قدر و قیمت معمار اور رب غفار ہی جانتا ہے کہ ساری عمارت اسی پر استوار ہوتی ہے۔ اسی طرح تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے تمام تر قومی و ملی اور سیاسی جدوجہد میں بے نام و گمنام اور مخلصانہ کردار کے حوالے سے بنیاد کے پتھر کے مصداق نیک نام، درویش خدامست، مرد قلندر مولانا اللہ وسایا ہیں۔ جو میدان عمل اور معرکۂ کارزار کے پس منظر میں اصل اہداف پر کام کرتے رہے اور تمام قوتوں کو ساتھ لے کر بالآخر تحفظ ختم نبوت کے مشن میں کامیاب ہوگئے۔ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا، حکومتی تزویرات کو بے نقاب کرکے قانونی چارہ جوئی میں مکمل کامیابی حاصل کی:

جلوے تو بے شمار تھے اس کائنات میں
یہ اور بات ہے کہ نظر تم پہ جم گئی

اس موقع پر میں شورش کاشمیری ؒ کا یہ کلام ان کی نذر کر رہا ہوں:

فنا ہو جائیں گے ہم اور تم آنسو بہاؤ گے
ہمارے بعد ہم جیسے کہاں سے لوگ لاؤ گے

ہم ایسا پھر کوئی خاک چمن سے شاذ اٹھے گا
پھرو گے ڈھونڈتے لیکن ہمیں ہرگز نہ پاؤ گے

بگولے تھک کے سو جائینگے صحراؤں کے سینوں پر
خود اپنے حال پر وحشت کدوں میں تلملاؤ گے

تمہاری سربلندی ایک دن مجبور کردے گی
ہمارے نقش پا ہوں گے جہاں تم سر جھکاؤ گے

زمیں پر جب کوئی افتاد تازہ سر اٹھائے گی
ہماری جرأتوں کی داستانیں جگمگاؤ گے

ہم ایسے لوگ یارو آئے دن پیدا نہیں ہوتے
وفا کی آرزو لے کر ہمارے گیت گاؤ گے

اسلام کی محبت اور حضور خاتم النبیین ﷺ کا عشق ان کی حیات مستعار کا عزیز ترین سرمایہ ہے۔ تحفظ ختم نبوت سے وابستگی نے ان کے ارادوں کو توانائی اور حوصلوں کو برنائی عطا کی۔ وہ ابتلاء وآزمائش کے شدید ترین مراحل سے گذرے۔ مگر ایک لمحے کے لئے بھی ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ سیاسی راہیں، وقتی فیصلے اور ہنگامی میلانات متنازع فیہ ہو سکتے ہیں۔ مگر مولانا اللہ وسایا ﷾ شیفتگی اور والہیت کے ساتھ دفاع ختم نبوت کے میدان میں جرأت اور بہادری کے ساتھ لڑے۔ جنہوں نے پوری قوم کو زندگی کے نئے رخ، نئی جہت، نئے ذوق، نئی لذت، نئے زاویے اور نئی روح سے آشنا کر دیا۔

ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے۔ انہوں نے اس بنیاد کے تحفظ کے لئے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالا ہوا ہے۔ مولانا اللہ وسایا جس نے آغاز کار ہی سے علامہ بنوری ؒ، مولانا مفتی محمود ؒ، خواجہ خان محمد ؒ اور زعماء ختم نبوت کا دامن پکڑا، مولانا تحریک تحفظ ختم نبوت کے فدائی ہیں۔ انہیں یہ عشق اپنے عظیم اکابر سے ورثہ میں ملا ہے۔ تاریخ نے ان کو موجودہ حالات میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے لئے بنیاد کا پتھر بنا دیا اور تحفظ ختم نبوت کے ایک عظیم علمبردار اور والہ وشیدا کی حیثیت سے اجاگر کر دیا ہے۔ وہ ہر ممکنہ انداز سے ختم نبوت کا دفاع کر رہے ہیں۔ یہ ایک قطعی بات ہے کہ ہمارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک ہم حضور اقدس ﷺ کو اپنے مال، اولاد اور جان سے زیادہ عزیز نہ سمجھیں۔

مولانا اللہ وسایا نے حضور اقدس ﷺ کو عزیز ہی نہیں عزیز از جان تصور کیا ہوا ہے۔ اس ذات گرامی ﷺ کے ناموس کے لئے کسی قربانی سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ یہ بات جہاں ان کی پختگی ایمان کی دلیل ہے۔ وہاں اس حقیقت کو بھی آشکارا کرتی ہے کہ حضور ﷺ کے فیض محبت نے ان کے دل میں عشق رسول ﷺ اور خوف خدا کو اس درجہ راسخ کر دیا ہے کہ وہ کجکلاہوں کی رعونت کو پرکاہ سے زیادہ اہمیت نہیں

دیتے۔ وہ ہر معرکۂ عمل، ہر مشکل ترین امتحان اور آزمائش کی ہر گھڑی میں تحفظ ناموس رسالت ہی کے مشن سے لو لگا کر جرأت و بسالت کے چراغ روشن کر رہے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ان کے دور مساعی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو خوب استحکام حاصل ہوا۔ ضلع ضلع، تحصیل تحصیل اور گاؤں گاؤں میں اس کی تنظیمیں قائم ہوئیں۔ ملک بھر میں تحصیل اور ضلعی سطح پر بڑے بڑے اجتماعات تاریخ ساز کانفرنسوں کا انعقاد ہوا۔ یہاں تک کہ مولانا کی رسائی بھی مشکل ہوگئی ہے۔

اب حضرت مولانا اللہ وسایا کی درخواست پر اسلام آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے الیکشن ایکٹ ۲۰۱۷ء میں ختم نبوت سے متعلق ترمیم معطل کر کے اس سلسلے میں ختم کیے گئے تمام قوانین بحال کر دیئے۔ پوری امت جسٹس شوکت عزیز صدیقی کو اس عظیم تاریخی اور جرأت مندانہ فیصلہ پر زبردست خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ حکومت کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ ہائی کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد کو یقینی بنائے۔ تاہم یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ ہائی کورٹ کی جانب سے حکومتی اصلاحات بل پر عدم اعتماد حکومتی بدنیتی کو ثابت کر رہا ہے۔

حکومت ایک ایسا غیر اسلامی اقدام کر بیٹھی ہے کہ ہزار مرتبہ ترمیم واپس لینے کے بعد بھی اس جرم پر پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔ روز اول سے مسلم لیگ (ن) کی حکومت بہت سارے ناجائز و غیر اسلامی اقدامات ایسے کرتی آئی ہے جن کو ہمیشہ مخفی رکھا گیا۔ لیکن یہ مبینہ گستاخانہ اقدام سامنے آ گیا اور حکومت کا بھانڈا چوراہے پر ٹوٹ گیا۔ علماء، قائدین اور عوام میں تشویش اور غصہ وغضب کی لہر دوڑ گئی جس کا ازالہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ تاہم جسٹس شوکت عزیز صدیقی کا یہ فیصلہ ان کی ایمانی جرأت کا مظہر ہے۔ جس پر وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ یقیناً اس تاریخی فیصلہ میں ایمانی، اسلامی اور عوامی جذبات کا احساس کیا گیا۔

قلم کا بانکپن لے کر زبان کا ہمہمہ لے کر
یہ خواہش ہے کہ ان کے دربار تک پہنچوں
الٹ ڈالوں بیک جنبش بساط کہنہ و نو کو
زمین کا رنگ بدلوں چرخ کج رفتار تک پہنچوں
پہنچوں گا بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں
شورش ملی ہے مجھ کو بشارت یہ خواب میں
اُٹھوں گا عاشقانِ محمد ﷺ کے ہمرکاب
لکھا گیا ہے میری شفاعت کے باب میں

جسٹس صدیقی کے فیصلے کو عدالتوں کے مروجہ نظام میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ ایمانی جذبے کے ولولوں اور عشق رسول کے تخیل کی پرواز نے انہیں عظیم تاریخی مقام بخش دیا ہے۔ ان کے ایمان افروز فیصلے میں حاکمانہ جلال سے زیادہ منصفانہ اور عاشقانہ جمال کا کمال ہے۔

بات کرنے کی ادا ہوتی ہے
نکہت گل بھی صدا ہوتی ہے

ان کے فیصلے میں تفکر سے زیادہ جذبہ اور گہرائی سے زیادہ رعنائی ہے۔ ان کے فیصلے میں عدل کا

حسن اور ایمان کی حلاوت بدرجۂ اتم موجود ہے:

زمانہ انقلابی ولولوں کی راہ تکتا ہے   پھریروں کی اڑانوں میں سما جاؤ تو اچھا ہے

معزز چیف جسٹس نے سابقہ قوانین کو بحال کرنے کا فیصلہ دے کر حق ادا کر دیا ہے۔ جبکہ حکومت ہمیشہ عوام کو بے وقوف بناتی چلی آئی ہے اور یہ تأثر دیا جارہا تھا کہ ختم نبوت کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اب یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ عدالتی فیصلے پر عمل درآمد کو یقینی بنائے اور یہ بھی ایک افسوسناک روایت ہے کہ وطن عزیز میں خصوصاً اعلیٰ حکومتی عہدوں پر متمکن دین سے محبت کرنے والوں کو برداشت نہیں کیا جاتا۔

آج اسلام آباد ہائیکورٹ کے چیف جسٹس بھی دین دشمن کی آنکھوں میں کھٹک رہے ہیں۔ تاہم پاکستان میں دین سے محبت کرنے والوں کی بھی کمی نہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزء ہے۔ جس کے تحفظ کے لئے ماضی میں بھی بے مثال قربانیاں دی گئیں اور محبین رسول آئندہ بھی ہر قسم کی آزمائش پر پورا اترنے کے لئے تیار ہیں۔ لہٰذا حکومت پوری امت کا مطالبہ تسلیم کرتے ہوئے آئین و دستور میں اس قدر خطرناک نقب لگانے والوں کو بے نقاب کرے اور سارقین ختم نبوت کو قرار واقعی سزا دے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس قضیے میں اب تک سب سے زیادہ سبکی اور بدنامی ہوئی ہے تو وہ موجودہ حکومت ہے جو پہلے ہی پانامہ کیس اور دیگر سیاسی معاملات میں بری طرح الجھی ہوئی ہے۔ اس سازش کے پیچھے موجود عناصر کو بے نقاب کرنا خود حکومت کے بہتر مفاد میں بھی ضروری ہے۔ حکمران جماعت کی صف اوّل کی قیادت نے بھی یہ مطالبہ دہرایا ہے کہ نقب زن کا تعین کر کے اسے سزا دی جائے۔ حکومت نے اس پر راجہ ظفر الحق کی سربراہی میں سہ رکنی تحقیقاتی کمیٹی قائم کر دی۔ کمیٹی نے کام مکمل کر کے رپورٹ حکومت کے حوالے کر دی۔ مگر بدقسمتی سے حکومت نے تاہنوز نہ صرف اپنی ہی اس کمیٹی کی رپورٹ پر عمل نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس سلسلہ میں پیدا ہونے والے تمام تر شبہات کا بھی کوئی ازالہ نہیں کیا۔ اس دوران امریکہ کا بیان بھی سامنے آیا ہے کہ پاکستان توہین مذہب کے قوانین کا خاتمہ کرے۔

دوسری بات یہ کہ حکومت عوام اور دینی حلقوں کے مطالبات پر کان دھرنے کو تیار نہیں جس سے بعض حلقوں کا یہ شک یقین میں بدلتا نظر آرہا ہے کہ حکومت بیرونی اشاروں اور دباؤ پر دانستہ اس اہم معاملے کو نظرانداز کرنے کی پالیسی پر گامزن ہے۔ تاکہ اندرونی مخالفت کو کسی طرح ٹالنے کے بعد باقی کام بھی ہاتھ کی صفائی دکھا کر انجام دیا جاسکے۔ حکومت کی گریزپائی اور لیت و لعل کی پالیسی مظہر ہے کہ معاملات بگاڑنے میں خود ہی اس کا ہاتھ ہے۔ بہتر ہے کہ اب حکومت سنبھل جائے اور تحفظ ختم نبوت سمیت قیام امن بالخصوص ملکی نظریاتی اساس کے تحفظ کے معاملے کو سنجیدہ لے:

سبزۂ پامال کی تو وجہ بربادی نہ پوچھ   بات چل نکلی تو پھر یہ باغباں تک جائے گی

(بشکریہ: ماہنامہ القاسم نوشہرہ بابت ماہ ربیع الاول ۱۴۳۹ھ ص ۳تا۸)

انٹرنیٹ ...... فحاشی و بے حیائی کا بڑھتا ہوجال

مرسلہ: مولانا محمد عارف شامی

آج کل تفریح کے نام پر ہونے والی غیر ضروری اور غیر صحت مندانہ سرگرمیوں کا سب سے بڑا شکار نوجوان بن رہے ہیں۔ موبائل، انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کے بے دریغ اور غیر ضروری استعمال نے نوجوانوں کو نہ صرف بے راہ روی اور نفسانی مسائل میں الجھا دیا ہے۔ بلکہ مجرم بنانے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ اخلاق سوز لٹریچر عام کیا جارہا ہے۔ فحاشی و بے حیائی کی ترویج کی جارہی ہے۔ الیکٹرانک میڈیا کی دنیا میں کوسوں دور تک حیاء کا نام ونشان نظر نہیں آتا۔ اہم اور قیمتی ویب سائٹس کے سرفنگ میں ایڈورٹائزمنٹ کے ذریعے فحش مواد کی تشہیر، پورن فلموں کے اشتہار شائع کر کے متوجہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہاں تک ازخود رسائی ہوجائے۔

دین اسلام نے فتنوں کے سدباب کے لئے ان تمام ذرائع سے اجتناب کرنے کا حکم فرمایا جن سے فتنے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ انٹرنیٹ کی مثال ایک وسیع وعریض میدان کی طرح ہے جس میں ایمان اخلاق اور عقل انسانی کا امتحان ہے۔ اس میدان میں خیر کم اور شر اپنے تمام انواع واقسام کے ساتھ بکثرت موجود ہے۔ انٹرنیٹ کے سامنے انسان آزاد ہے۔ جیسے چاہے اپنی زبان، نظر، ہاتھ اور کان کا استعمال کرے۔ لیکن ایک انسان جو صاحب ایمان ہے، اپنے انجام وعاقبت کا فکرمند ہے، اپنے رب کی معیت و رقابت کا استحضار رکھتا ہے اور اپنے دل میں یہ کامل یقین رکھتا ہے کہ میرا رب میری تمام حرکات وسکنات سے واقف وخبردار ہے۔ میرے پاس جو بھی ظاہری وباطنی نعمتیں موجود ہیں۔ سب میرے رب کی طرف سے ایک امانت ہیں جس کو میں اپنی خواہش کے مطابق استعمال نہیں کرسکتا۔ کل میں نے اپنے رب کو ذرہ ذرہ کا حساب دینا ہے۔ تو ایسا انسان انٹرنیٹ کے اس میدان میں ضرورت کے لحاظ سے بڑی احتیاط سے قدم رکھے گا اور اس میں موجود شرور وآفات سے اپنے آپ کو بچانے کی مکمل کوشش کرے گا۔ انٹرنیٹ کے اندر موجود شرور وفتن سے بچنے کے لئے ایک مسلمان مرد وعورت کو چند امور ونصائح کی رعایت وپابندی بہت ضروری ہے:

ا...... جس طرح نفس امارہ کو نیکی اور اطاعت وخیر کے کاموں میں لگانے کا ہمیں حکم ہے۔ اسی طرح انٹرنیٹ میں جو بے پناہ شرور موجود ہیں۔ اس سے بچنے کی کوشش کریں اور خیر واطاعت کے جو ذرائع و مواقع اس میں موجود ہیں۔ اس میں اپنا وقت لگائیں۔ تو انشاء اللہ یہی چیز جس میں شر بہت زیادہ ہے خیر واجر وثواب کا باعث بن جائے گی۔

۲...... غض بصر۔یعنی آنکھوں کی اور اپنی نظر کی حفاظت کرنا۔جتنی بھی ناجائز وقبیح تصاویر اور مناظر ومواقع ہیں۔ان سے اپنی نظر کی حفاظت کرنا اور اگر بلاقصد وارادہ سامنے آجائیں تو اس پر غض بصر لازمی ہے۔یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اسی میں راحت وسکون قلب ہے۔آنکھ دل کا آئینہ ہے۔آنکھ کو اگر آزاد چھوڑ دیا جائے تو وہ دل کی حالت خراب کر دیتی ہے۔

۳...... انٹرنیٹ کی دنیا میں بڑا فتنہ جو اکثر ہیجانی مناظر کی رغبت سے شروع ہوتا ہے اور غیر محسوس طریقے سے عورت، مال، منصب جاہ، ظلم تعدی وغیرہ تک لے جاتا ہے۔اس کا علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ ووعید کو سامنے رکھے اور اس کی معیت کا استحضار ویقین پیدا کرے۔

آخر میں یہ عرض ہے کہ والدین کی کم علمی اور جدید ٹیکنالوجی سے ناآشنائی کی وجہ سے یہ زہر پوری نسل نو کے جسم میں سرائیت کرتا جارہا ہے۔نوجوانوں کی تعلیم وتربیت اور ان کی سوچ کو مثبت بنانے میں والدین اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ایسا کرنا ان کے لئے فرض کا درجہ رکھتا ہے۔اس حقیقت سے انکار نہیں کہ کمپیوٹر، انٹرنیٹ، موبائل اور سیر وتفریح نوجوانوں کے لئے ضروری ہے۔لیکن حد سے زیادہ کسی بھی چیز کا استعمال نقصان کا باعث بنتا ہے۔نوجوان کسی بھی ملک کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔جن کی سوچ کے ساتھ قومی تشخص بنتا یا بگڑتا ہے۔اس حقیقت سے دنیا تو کب کی آگاہ ہو چکی۔لیکن ہم آج بھی سراب کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔مثبت اور تعمیری سوچ کے لئے رہبران قوم، قائدین اور خصوصاً والدین کو ایک قدم آگے بڑھ کر نوجوانوں کا ہاتھ تھامنا ہوگا۔کیونکہ اس چیز کی جتنی آج ضرورت ہے پہلے کبھی نہیں تھی۔

مولانا شجاع آبادی کا دورہ اسلام آباد

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۲۰تا۲۳ر نومبر کو چارروزہ دورہ پر اسلام آباد تشریف لائے۔ جہاں آپ نے جامعہ مسجد بلال 11-E جامعہ دارالہدیٰ گولڑہ اسٹیشن، ادارہ علوم اسلامی 17 میل، جامع مسجد سردار بیگم بارہ کہو میں اجتماعات سے خطاب کیا۔اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب کی معیت حاصل رہی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

۴ر دسمبر ۲۰۱۷ء بروز پیر بعد نماز عشاء چک کھمالہ تحصیل وضلع ٹوبہ میں عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور موجودہ صورتحال پر عالمی مجلس کا کردار پیش کیا۔ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر بیان کیا۔کانفرنس میں مقامی علماء کے علاوہ عوام نے بھرپور شرکت کی۔۵ر دسمبر بروز منگل بعد نماز فجر جامع مسجد بلالؓ غلہ منڈی میں مولانا عبداللہ لدھیانوی کی دعوت پر درس قرآن دیا۔

حضرت مولانا پیر سید امام شاہ ؒ

مولانا شاہد اقبال

مرد باصفا، یادگار اسلاف، شیخ الحدیث، مولانا پیر سید امام شاہ کہروڑپکا ۵۰ سال دین متین کی خدمت سرانجام دینے والے گمنام بزرگ عالم فناء سے جاوداں کی طرف سدھار گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

۱۹۳۹ء لودھراں کی بستی گوگڑہ میں اپنے ہم نام استاذ حضرت پیر امام شاہ ؒ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد لودھراں ہی میں حضرت مدنی ؒ کے شاگرد مولانا خان محمد ؒ لانگ سے تعلیم حاصل کی۔ پھر مشکوٰۃ المصابیح تک باب العلوم کہروڑپکا میں مفتی عبدالرحمن ؒ جو مفتی کفایت اللہ دہلوی ؒ کے شاگرد تھے شرف تلمذ تہہ کیا۔ دورہ حدیث شریف کے لئے جامعہ قاسم العلوم ملتان تشریف لے گئے۔ جہاں مفتی محمود ؒ سے صحیح بخاری شریف پڑھی۔ ۱۹۶۱ء میں دورۂ حدیث شریف سے فراغت کے بعد گیارہ سال تک باب العلوم کہروڑپکا میں تدریس اور مختلف شعبوں میں نظامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ پھر ایک سال کہروڑپکا سے ۱۰ کلومیٹر دور بستی محمد سعی میں اور پھر ایک سال جلہ جیم میں تدریس کی۔

اس کے بعد ۱۹۸۰ء سے جامعہ مفتاح العلوم کہروڑپکا میں آئے اور اپنے آپ کو ادارے کے ایسا سپرد کیا اور ایسی محبت دی کہ پھر موت نے ہی اس ادارے سے جدا کیا۔ طبیعت میں قناعت، زہد وتقویٰ اس قدر رچ بس چکا تھا۔ صحیح معنوں میں فقر ابوذری کے مصداق تھے۔ کبھی روپیہ پیسہ بچا کر نہیں رکھا تھا۔ خلوت نشینی حد درجہ پسند تھی۔ دل میں خواہشات کو دفن کرنا کسی کسی جواں مرد کا کام ہوتا ہے۔ ۳۸ سال جامعہ مفتاح العلوم کہروڑپکا میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ صدر مدرس کی حیثیت سے تقرری ہوئی تھی۔ اس قدر طویل عرصہ گزارنے کے باوجود مدرسہ سے باہر کی دنیا کا علم ہی نہ تھا۔ بس پڑھنا اور پڑھانا یہ ان کا محبوب مشغلہ تھا۔

روحانی تعلق ابتداء سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ خواجہ فضل علی قریشی مسکین پوری ؒ کے خلیفہ صوفی محمد یار ؒ ساکن بستی راناواہن سے تھا۔ پھر قادریہ کے سرخیل درگاہ دین پور شریف کے سجادہ نشین میاں عبدالہادی ؒ سے قائم ہوا۔ نصف صدی امت کو علوم دینیہ سے سیراب کیا۔ ہزاروں شاگرد تیار ہوئے۔ اپنی خودی کو اس قدر مٹانے والے تھے کہ ان کی خلوت نشینی کی ان لذتوں کو دنیا سوچنے پر مجبور ہے۔

اتباع سنت کا جذبہ وافر نصیب تھا۔ ایک مرتبہ ایک شیخ کی خانقاہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت نے ایک خادم کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ جو شخص خلاف سنت جوتا اتارے یا پہنے اس کو میرے پاس لے

آتا۔ یہ سارا منظر حضرت شاہ صاحب ﷫ دیکھ رہے تھے۔ فرماتے ہیں: ’’اس کے بعد ۵۰ سال سے میں نے کبھی خلاف سنت جوتا پہنا یا اتارا نہیں۔ اللہ اکبر کبیرا!

اسباق میں کبھی ناغہ نہیں ہوا۔ بیماری ہو یا تندرستی، خوشی ہو یا غمی ہر حال میں سبق کو ترجیح دی۔ زندگی کے آخری ایام تک اسباق پڑھاتے رہے۔ ہمیشہ اسباق کی تقسیم میں اپنی ذات پر زیادہ بوجھ دیتے تھے۔ بڑے بڑے اسباق اپنے ذمہ لے رکھے تھے۔ جیسے خود استغناء اور فقر والی زندگی گزاری۔ اسی طرح اپنے شاگردوں کو بھی اس کی تلقین فرماتے تھے کہ دین سے دنیا مت طلب کرنا۔ یہ دین صرف اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے حاصل کرنا۔‘‘

وفات سے دو گھنٹہ قبل ان درسگاہوں، اور ان تشنہ گاہوں کا آخری دیدار بلکہ آخری پیغام دینے کے لئے مدرسہ میں لائے گئے۔ مہتمم صاحب کو بلا کر مدرسہ کی حفاظت کے حوالہ سے حوصلہ افزاء کلمات ارشاد فرمائے اور چل بسے۔ آپ کی نماز جنازہ ۱۰ بجے مولانا منیر احمد منور مدظلہم شیخ الحدیث باب العلوم کہروڑ پکا کی امامت میں ۲۶؍نومبر ۲۰۱۷ء کو ادا کی گئی۔ آپ کی تدفین مدرسہ کے متصل قبرستان میں ہوئی۔

چناب نگر کے محلہ دارالنصر غربی کے پانچ قادیانی افراد کا قبول اسلام

جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں پانچ قادیانی افراد نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ مورخہ ۲۱؍صفر الخیر ۱۴۳۹ھ بمطابق ۱۰؍نومبر ۲۰۱۷ء بروز جمعہ کو مولانا غلام مصطفیٰ نے تائب ہونے والے نومسلموں سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، سیدنا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول اور حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور سے متعلق تفصیلی گفتگو کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل وفریب اور قادیانیوں کی کفریہ سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ نومسلم افراد نے کہا کہ پہلے ہماری زندگی کفر اور گمراہی میں گزری جس کی ہم سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائیں۔ تو مولانا غلام مصطفیٰ نے اسلام قبول کرنے والے افراد کو کلمہ پڑھا کر حلقہ بگوش اسلام کیا۔ ان خوش نصیب دو مرد اور تین خواتین کے نام یہ ہیں: ۱: عادل ولد جہانگیر احمد عمر ۱۸ سال، ۲: عدیل ولد جہانگیر احمد عمر ۱۵ سال، ۳: زاہدہ پروین دختر شبیر احمد عمر ۴۵ سال، ۴: سعدیہ جہانگیر دختر جہانگیر احمد عمر ۲۳ سال، ۵: نادیہ جہانگیر دختر جہانگیر احمد عمر ۲۲ سال جو کہ چیمہ برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس موقعہ پر مدرسہ کے اساتذہ، مسلم کالونی کے رہائشی چوہدری محمد شبیر چیمہ ولد محمد صادق، آفتاب احمد چیمہ ولد محمد شہباز، حیدر علی چیمہ ولد محمد شبیر چیمہ، مولانا صغیر احمد ودیگر افراد بھی شریک تھے۔ آخر میں نومسلموں کی استقامت کے لئے دعا کی اور مبارکباد پیش کرتے ہوئے شرکاء مجلس میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

تحقیقی جائزہ...... کیا صحابہ کرامؓ کا اجماع وفات عیسیٰ پر تھا؟

آخری حصہ مولانا عبدالحکیم نعمانی

اب دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اجماع صحابہ ثابت کرنے کے لئے اور کیا کیا جتن کئے ہیں۔
چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے: ’’چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے اس فتنہ کو خطرناک سمجھ کر تمام صحابہ کو جمع کیا اور اتفاق حسنہ سے اس وقت کل صحابہ کرامؓ مدینہ میں موجود تھے۔ تب حضرت ابوبکرؓ منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ: میں نے سنا ہے ہمارے بعض دوست ایسا ایسا خیال کرتے ہیں۔ مگر سچ بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فوت ہو گئے ہیں اور ہمارے لئے یہ کوئی خاص حادثہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا جو فوت نہ ہوا ہو۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۳۲،۳۳، خزائن ج۲۲ ص۳۴،۳۵)

قارئین کرام! یہاں پر مرزا قادیانی نے روایتی ہیر پھیر سے کام لیا ہے اور حضرت ابوبکرؓ کی طرف ایسے الفاظ منسوب کئے ہیں جو انہوں نے نہیں فرمائے یہ الفاظ کسی کتاب میں نہیں کہ آپ نے یہ فرمایا ہو کہ: ’’سچ بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فوت ہو گئے ہیں اور ہمارے لئے یہ کوئی خاص حادثہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جو فوت نہ ہوا ہو۔‘‘

یہ بات محال ہے کہ ابوبکرؓ آپ ﷺ کی وفات کو معمولی حادثہ قرار دیں۔ دوسرا مرزا قادیانی نے یہ بھی جھوٹ بولا کہ یہ آپ نے فرمایا کہ اس سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جو فوت نہ ہوا ہو۔

خیر میں نے یہ عبارت اس لئے نقل کی کہ اس میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ اتفاق حسنہ سے اس وقت تمام صحابہ کرامؓ مدینہ میں موجود تھے۔ اسی بات کو مرزا قادیانی نے دوسری جگہ ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

’’اے عزیز بخاری میں تو اس جگہ کلھم کا لفظ ہے جس سے ظاہر ہے کہ کل صحابہ کرامؓ اس وقت موجود تھے اور لشکر اسامہ جو بیس ہزار آدمی تھا۔ اس مصیبت عظمیٰ واقعہ خیر الرسل سے رک گیا تھا۔ وہ ایسا کون بے نصیب اور بدبخت تھا جس نے آنحضرت ﷺ کی وفات کی خبر سنی اور فی الفور حاضر نہ ہوا ہو۔ بھلا کسی کا نام تو لو۔ ماسوا اس کے کہ اگر فرض بھی کر لیں کہ بعض صحابہ کرامؓ غیر حاضر تھے۔ تو آخر مہینہ دو مہینہ چھ مہینہ کے بعد ضرور آئے ہوں گے۔ پس انہوں نے اگر مخالفت ظاہر کی تھی اور قد خلت کے کوئی اور معنی پیش کئے تھے تو آپ پیش کریں۔‘‘ (تحفہ غزنویہ ص۵۳، خزائن ج۱۵ ص۵۸۶)

لیجئے! جناب مرزا قادیانی نے تو ثابت کر دیا کہ کوئی ایک بھی صحابی ایسا ہونا محال ہے جس تک یہ بات نہ پہنچی ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور اس پر تمام کے تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع ہو گیا۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہاں تک سچ ہے۔

مرزا قادیانی نے خود ہی لکھا ہے کہ عمرؓ سمیت کئی صحابہ کرامؓ اس غلط عقیدہ میں مبتلا تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ حضرت عمرؓ نے تو صراحت کے ساتھ کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ اب اور کسی ایک صحابی نے بھی اس کی تردید نہیں کی کہ آپ نعوذ باللہ شرکیہ عقیدہ میں مبتلا ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تو قادیانی عقیدہ باطلہ کے مطابق قرآن کی تیس آیات سے ثابت ہے۔ خطبہ صدیقی میں بھی عمر فاروقؓ کی تردید میں ایک لفظ تک نہیں ہے۔ نہ آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر تک کیا۔ اگر کہو کہ انہوں نے آیت قد خلت پڑھی تو ہم کہتے ہیں اس سے پہلے انک میت و انھم میتون بھی پڑھی اور یہ بھی فرمایا کہ جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا۔ تو وہ وفات پا چکے۔ لیکن جو آیات قادیانی حضرات کے نزدیک زیادہ صراحت سے وفات عیسیٰ علیہ السلام بیان کرتی ہیں۔ ان میں سے نہ کوئی آیت پڑھی اور نہ ہی عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر تک کیا۔ البتہ یہ محال ہے کہ ان کے نزدیک لوگ نعوذ باللہ شرکیہ عقیدہ میں مبتلا ہوں اور وہ اس کے مرکز یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر تک نہ کریں۔

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ عمرؓ کو آیت قد خلت کا علم نہیں تھا۔ لیکن یہ استدلال اس لئے باطل ہے کہ مرزا قادیانی اور ان کی جماعت کے نزدیک وفات عیسیٰ علیہ السلام تیس آیات سے زائد میں بیان ہوئی ہے اور آیت انی متوفیک ، فلما توفیتنی ، کانا یاکلان الطعام میں قادیانی حضرات کے بقول زیادہ صراحت سے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر ہے۔ کیا عمرؓ باقی انتیس آیات سے بھی بے خبر تھے؟۔

اب آتے ہیں خطبہ صدیقی کو نقل کرنے والے صحابی رسول حضرت ابن عباسؓ کی طرف جنہوں نے اس خطبہ کو نقل کیا اور قادیانی حضرات سب سے زیادہ ان کو اپنے عقیدہ کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے متوفیک کا معنی ممیتک کیا ہے۔ اوّل تو یہ کہ اللہ نے یہ کلام عیسیٰ علیہ السلام سے واقعہ صلیب کے وقت فرمایا تھا جس کو قادیانی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جس وقت یہ کلمات عیسیٰ علیہ السلام کو فرمائے گئے۔ اسی وقت ان کی وفات نہیں ہوئی۔ بلکہ مستقبل میں وفات ہونے کی خبر تھی جس کو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مستقبل میں آپ کی وفات ہوگی۔

مفسرین میں سے اور بھی کئی ایسے ہیں جنہوں نے متوفیک کا معنی وفات کیا ہے۔ لیکن کیا اس کے باوجود وہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل تھے۔ کیونکہ وہ اس آیت میں تقدیم تاخیر کے قائل تھے۔ قادیانی یعنی پہلے تمہارا رفع کروں گا اور اس کے بعد وفات دوں گا۔ اس کی مثال قرآن میں دیگر مقامات پر بھی موجود ہے۔

سورۃ آل عمران آیت نمبر ۴۳ میں ہے:"یٰمریم اقنتی لربک و اسجدی و ارکعی مع الرکعین" ﴿اے مریم! تو اپنے رب کی اطاعت کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع

کر۔﴾ یہاں سجدہ کا ذکر رکوع سے پہلے ہے۔اسی طرح سورہ ملک میں ہے کہ:’’الذی خلق الموت و الحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً ‘‘﴿وہ ذات جس نے موت اور زندگی کو تخلیق کیا تا کہ آزمائے کہ کون تم میں سے اچھے اعمال کرتا ہے۔﴾ یہاں موت کا ذکر زندگی سے پہلے ہے۔

گویا کہ قرآن کی دیگر آیات اور خود مرزا قادیانی کے الہامات میں بھی تقدیم وتاخیر کا ثبوت ملتا ہے۔یہی ابن عباسؓ کا آیت انی متوفیک و رافعک الی میں عقیدہ تھا کہ پہلے آپ کا رفع کروں گا۔ پھر وفات دوں گا ورنہ دوسری بے شمار روایات سے ثابت ہے کہ ان کا عقیدہ حیات مسیح کا تھا۔

سورہ زخرف کی آیت وانہ لعلم للساعۃ کی تفسیر میں امام سیوطی ؒ نے طبرانی وابن ابی حاتم کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس آیت سے مراد قیامت سے پہلے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہے۔یہیں پر نامور تابعی مجاہد ؒ کا بھی قول نقل کیا ہے جن کے علمی مقام کی وجہ سے ابن عمرؓ احتراماً ان کے گھوڑے کی لگام پکڑ لیتے تھے۔پھر ابوالعالیہ وحسن بصری ؒ سے بھی یہی اقوال نقل کئے۔

اسی طرح امام سیوطی ؒ نے آیت:بل رفعہ اللہ الیہ کی تفسیر میں بھی ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا۔امام ابن حبان ؒ نے صحیح ابن حبان میں نقل کیا ہے کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے فرمان:وانہ لعلم للساعۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد قیامت سے قبل نزول عیسیٰ ابن مریم ہے۔ (صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۶۸۱۷)

اسی طرح امام سیوطی ؒ نے تفسیر درمنثور میں آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں صحابی رسول حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کا قول نقل فرمایا ہے کہ جب ان کے سامنے ایک شخص نے خاتم النبیین کی تفسیر سب سے آخری نبی کی تو انہوں نے فرمایا کہ جب تو نے خاتم النبیین کہہ دیا تو تیرے لئے کافی ہوگیا۔کیونکہ ہم کہتے رہتے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم تشریف لائیں گے تو جب وہ آئیں گے تو ایک لحاظ سے وہ اوّل ہوئے (یعنی مبعوث ہونے کے اعتبار سے) اور ایک لحاظ سے آخر (یعنی وفات کے اعتبار سے)

اسی طرح ابوہریرہؓ جب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی حدیث بیان فرماتے ہیں جس کو امام بخاری ؒ سمیت تمام محدثین نے نقل فرمایا ہے تو ساتھ اس کی وضاحت میں یہ آیت بھی پیش کرتے ہیں: ’’وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ‘‘﴿یعنی اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اس کی وفات سے قبل اس پر ایمان نہ لے آئے۔﴾ (بخاری شریف حدیث نمبر ۳۴۴۸)

اب ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کے بقول تمام صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت اگر مدینہ میں موجود تھے تو ابوہریرہؓ بھی موجود تھے۔بلکہ یقیناً وہ موجود تھے۔بلکہ بعد میں بھی مدینہ میں زندگی گزاری۔ دفن بھی جنت البقیع میں ہوئے تو انہوں نے بقول مرزا قادیانی کے اس اجماع سے انحراف کیوں کیا؟ اور ابن

عباسؓ جو خطبہ صدیقی کے راوی ہیں۔ انہوں نے اس اجماع کو کیوں نہ سمجھا اور مغیرہ بن شعبہ اور پھر تابعین رحمہم اللہ نے صحابہ کرامؓ سے اس مسئلے کو کیوں نہ سمجھا؟ حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کا عقیدہ حیات مسیح کا تھا۔ نہ کہ وفات مسیح کا۔ مرزا قادیانی نے اجماع کے نام پر دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔ جس کا رد ہم نے پیش کیا۔

آخر میں انتہائی اہم بات

مرزا طاہر قادیانی نے بھی سورہ زخرف کے آغاز میں لکھا ہے کہ اس سورہ میں مثیل مسیح کے آنے کی خبر ہے۔ مرزا بشیر قادیانی بھی لکھتا ہے: ''یعنی قرآن مجید میں جب عیسیٰ ابن مریم کے دوبارہ آنے کی خبر پڑھتے ہیں تو شور مچا دیتے ہیں کہ کیا وہ ہمارے معبودوں سے اچھا ہے کہ ہمارے معبودوں کو تو جہنم میں ڈالا جاتا ہے اور اسے دنیا کی اصلاح کے لئے واپس لایا جاتا ہے۔'' (تفسیر صغیر ص۶۵۰ حاشیہ)

قارئین کرام! غور فرمائیں: یہ سورہ مکی ہے اور مرزا بشیر کے بقول مکہ کے کافروں کو بھی علم تھا کہ جس کی خبر قرآن میں ہے۔ وہ آنے والا مثیل مسیح ہے۔ نہ کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ کفار مکہ تو قرآن کو سمجھتے ہوں۔ لیکن عمرؓ سمیت بقول مرزا قادیانی کے کئی صحابہ تیئس سال تک یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ عیسیٰ ابن مریم آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں اور وہ دوبارہ نازل ہوں گے؟ جس کے دل میں ذرا سا بھی خوف خدا ہو۔ وہ فیصلہ کرے کہ کیا یہ بات عقل تسلیم کرتی ہے؟ قادیانی حضرات اس کو ایک اور طرح سے سمجھیں۔ متنبی قادیاں آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنی کتاب خزائن ج۱۵، ص۵۸۱ پر خطبہ صدیقی میں حضرت عمرؓ کے یہ الفاظ لکھے ہیں کہ عمرؓ فرما رہے تھے کہ: ''وانما رفع الی السماء، کما رفع عیسی ابن مریم...... الخ'' ترجمہ از مرزا قادیانی: بلکہ وہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ جیسا عیسیٰ ابن مریم اٹھائے گئے۔

قادیانی حضرات! حضرت عمرؓ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے رفع الی السماء کا لفظ بولا۔ اس کی تردید کہیں بھی حضرت ابوبکرؓ سے منقول نہیں۔ ہاں! حضرت ابوبکرؓ نے ان محمدا قد مات فرما کر حضرت محمد ﷺ کے رفع الی السماء کی تردید فرما دی۔ یعنی یہاں پر مقیس حضرت محمد ﷺ اور مقیس الیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کا مقیس کی نفی فرمانا اور مقیس الیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفع الی السماء کی نفی نہ کرنا۔ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور اس پر تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ نیز تحفہ غزنویہ ص۵۳، خزائن ج۱۵، ص۵۸۶ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: حضرت عمرؓ اپنی رائے کی تائید میں یہی پیش کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ حضرت عیسیٰ کو آسمان پر زندہ مانتے تھے اور حضرت ابوبکرؓ اپنے پورے خطبہ میں حضرت عمرؓ کے اس بیان وعقیدہ کی تردید نہ فرمانا۔ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ کے رفع الی السماء پر اور حضرت محمد ﷺ کی وفات پر تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع ہو چکا ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر مرزا قادیانی تحفہ گولڑویہ ص ۵، خزائن ج ۱۷ ص ۹۳ پر خطبہ ابوبکرؓ نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ: ”عمرؓ فرما رہے تھے اور منافقوں کو قتل کریں گے اور وہ آسمان کی طرف ایسا ہی زندہ اٹھائے گئے ہیں۔ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم اٹھایا گیا تھا۔“ جناب اس جگہ بھی عیسیٰ، زندہ اور آسمان کے الفاظ ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کا حضرت عمرؓ کے اس موقف کی تردید نہ فرمانا۔ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ مگر حضرت محمد ﷺ پر وفات آ چکی ہے۔ یعنی حضرت عمرؓ نے حضرت محمد ﷺ کی وفات کو حضرت عیسیٰ کے رفع الی السماء پر قیاس کر رہے تھے۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے مقیس حضرت محمد ﷺ کی نفی فرما دی۔ مگر مقیس الیہ حضرت عیسیٰ کی رفع الی السماء کی تردید نہیں فرمائی۔ آپ کا تردید نہ فرمانا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء اور نبی کریم ﷺ کی وفات پر صحابہ کرامؓ کا اجماع تھا۔ اس سے کسی ایک صحابیؓ نے بھی اختلاف نہیں کیا۔

مدینہ منورہ میں رہنے والوں کی بے ادبی کا انجام

حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جو کوئی بھی مدینہ منورہ کے رہنے والوں کے ساتھ مکر کرے گا وہ ایسا گھل جائے گا جیسا پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت جابرؓ نے ایک مرتبہ فرمایا: برباد ہو جائے وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کو ڈراتا ہے۔ ان کے صاحبزادے نے پوچھا: ابا جان! نبی کریم ﷺ کا تو وصال ہو چکا ہے۔ آپ ﷺ کو کوئی شخص کیسے ڈرا سکتا ہے؟ تو حضرت جابرؓ نے فرمایا: ”میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص مدینہ والوں کو ڈراتا ہے وہ اس چیز کو ڈراتا ہے جو میرے پہلو کے درمیان میں ہے۔ (یعنی میرے دل کو)“ (مسند احمد)

حضرت عبادہ بن صامتؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جو شخص مدینہ والوں پر ظلم کرے یا ان کو ڈرائے۔ تو اس کو ڈرا اور اس پر اللہ کی لعنت۔ فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت۔ نہ اس کی فرض عبادت مقبول، نہ نفل عبادت مقبول۔ (طبرانی)

اہم گزارش! حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ فرماتے ہیں جو لوگ زیارت کے واسطے وہاں حاضر ہوں وہ اس بات کا بہت زیادہ خیال اور اہتمام رکھیں کہ نہ وہاں لوگوں کو اذیت پہنچائیں اور نہ خرید و فروخت میں ان سے کسی قسم کی چال بازی اور مکر کریں۔ یہاں رہتے ہوئے بھی وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ کسی قسم کی دغا بازی کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ اس کا بہت لحاظ رکھیں جو معاملہ ان کے ساتھ کریں وہ نہایت صفائی کا ہونا چاہئے کسی قسم کا دغا اور فریب ان لوگوں کے ساتھ کرنے سے بہت زیادہ احتراز کریں۔ (فضائل حج: مرسلہ: محمد سعید علوی، چکوال)

ڈاکٹر ایس محمود عباسی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

(دوسرا اور آخری حصہ) ادارہ!

ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: جناب سپیکر! اس ضمن میں میں آگے عرض کروں گا کہ یہ سنت الٰہی ہے کہ نبی کتاب لے کر آتا ہے۔ نبی پیدائشی نبی ہوتا ہے۔ یہاں ایک سوال پوچھتا ہوں ان دوستوں سے جو کہتے ہیں، نعوذ باللہ، جو کہتے ہیں رسالت مآب ﷺ چالیس برس تک، نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، نبی نہیں تھے۔ حالانکہ حدیث شریف میں ہے انا اول العابدین میں سب سے پہلا عبادت گزار ہوں۔ یہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ کیسے عبادت گزار ہوں۔ جناب اسپیکر! قرآن کی طرف آیئے۔ پہاڑ عبادت کرتے ہیں۔ درخت عبادت کرتے ہیں۔ کائنات عبادت کرتی ہے تو اول العابدین کا مطلب یہ ہوا کہ رسالت مآب ﷺ نے اس وقت بھی عبادت کی جب کوئی موجودات، موجود نہ تھی۔ نبی اس وقت نبی ہوتا ہے جب موجودات نہیں ہوتی۔ ایک قدم آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر! جناب ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں ارشاد خداوندی سنئے: ’’تو ہم نے انہیں اسحاق اور یعقوب عطا کیا اور ہم نے ہر ایک کو نبی بنایا اور ان سب کو اپنی رحمت عطاء کی۔‘‘ جناب موسیٰ علیہ السلام سے ایک ہی قانون قدرت چلا آ رہا ہے۔ قانون خداوندی ایک ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے: ’’اور ہم نے اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون کو نبی کی حیثیت عطا کی۔ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام عطا کئے اور ہر ایک کو ہم نے صالح بنایا اور لوط علیہ السلام کو ہم نے علم اور حکمت دی اور ہم نے داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑوں کو تابع کر دیا اور پرندے ان کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے۔ اسماعیل علیہ السلام، ادریس علیہ السلام اور ذوالکفل کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کر لیا تھا۔ بیشک وہ بڑے صالح لوگوں میں سے تھے۔‘‘

جناب اسپیکر! اسی طرح سورۂ احزاب میں یہ بات نوشتۂ الٰہی میں لکھی جا چکی تھی: ’’اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب ہم نے تمام پیغمبروں یعنی نبیوں سے عہد لیا اور آپ سے بھی، نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ ابن مریم سے بھی، اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا۔ جناب سپیکر! قرآن کی رو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی روز ازل سے پیدا ہوتے ہیں۔ نبی روز ازل بنائے جاتے ہیں۔ نبی عالم ارواح میں بنائے جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر! سورۂ شوریٰ میں ارشاد خداوندی ہے: ’’اللہ نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا جس

کا اس نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا، اور جس کو ہم نے آپ کے پاس وحی کیا ہے۔ جس کا ہم نے ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام کو بھی حکم دیا تھا۔ یعنی کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔“ اور اس کے بعد سورۂ آل عمران میں ہے: ”ہم نے فضیلت دی آل ابراہیم اور آل عمران کو جہانوں پر۔“

حضور والا! یہ قاعدہ ہے۔ یہ وہ طریقہ ہے، یہ سنت الٰہی ہے۔ خاندان کبھی مجہول نہیں ہوتا پیغمبر کا۔ نسب کبھی پیغمبر کا مجہول نہیں ہوتا۔ جن مجہول النسب لوگوں نے اس کے بعد جھوٹی نبوت کے دعوے کئے۔ یہ دلیل ہے ان کے جھوٹے ہونے کی۔ میں ایک بات یہاں عرض کرنا چاہتا ہوں، جناب! اگر ہم یہ تسلیم کریں ایک لمحہ کے لئے بھی، جہالت کسی لمحے پر وارد ہوتی ہے، تو جناب! جہالت ظلم ہے، اور کوئی نبی ظلم کا ارتکاب نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اللہ کریم فرماتے ہیں کہ میرا عہد ظالمین کو نہیں پہنچا۔ بالکل نہیں پہنچ سکتا۔ یہ تو دو انعام ہیں۔ عہد اور انعام ایک ہی چیز ہے۔ انعام کا عہد ہے۔ یہ ظالمین کو پہنچ نہیں سکتا۔ نبی نہ جھوٹ بول سکتا ہے، نہ ہی مجہول ہوسکتا ہے، نہ نبی فاتر العقل ہوسکتا ہے۔ نہ نبی اپنے مقام سے گم کردہ راہ ہوسکتا ہے۔ نہ نبی کوئی گناہ کرسکتا بڑا یا چھوٹا۔ اس لئے جناب! کیونکہ اگر نبی یہ کرے گا تو کسی کو ہدایت کیوں کرد ے گا۔ نبی کبھی اپنی کرن سے بیزار نہیں ہوتا۔ وہ نور خداوندی کا امین ہوتا ہے۔ وہ آئینہ کمالات خداوندی ہوتا ہے۔ حضور والا! اب ہم بات کرتے ہیں اپنے آقائے کائنات جناب سرور رسالت مآب ﷺ کی۔

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری   آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

جناب والا! نبوت کسبی شے نہیں ہے، یہ وہبی چیز ہے۔ یہ عنایت ہوتی ہے۔ یہ میدان گھوڑ دوڑ کی دوڑ میں جیتی نہیں جاتی۔ خدانخواستہ، نعوذ باللہ، خاکم بدہن، یہ ریس کا کپ نہیں ہے جسے مرزا قادیانی جیت لیں۔ یہ جیتی نہیں جاسکتی، یہ عطا ہوتی ہے۔

جناب والا! اسی ضمن میں ایک میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا واضح کیا گیا۔ مہدی کا جھگڑا ہے۔ میں اپنی بات کو اجمالاً ختم کرنا چاہتا ہوں۔ بحث بڑی طویل ہوجائے گی۔ اتنا کچھ آثار مہدی میں اور کتابوں میں، جو کتابیں آج بھی ہمیں روشنی دے رہی ہیں۔ سواد اعظم کی متفقہ کتابیں، ان میں حضور والا! بالکل واضح طور پر مہدی کے خواص لکھے ہیں اور ان میں ان کی صرف ایک خاصیت بیان کرنا چاہتا ہوں اور اس پر میں اپنی بحث کا انجام کرنا چاہتا ہوں۔ ابوداؤد میں ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ مہدی اولاد فاطمہؓ سے ہوگا اور حضور پاک ﷺ کی عترت میں سے ہوگا۔ ایک بڑی مستند کتاب جس کا میں نے نام لیا ہے، عبداللہ ابن مسعودؓ، دریائے علم۔ ترمذی میں اور ابوداؤد میں روایت ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ فرماتے ہیں کہ مہدی میرا ہم نام ہوگا اور تحقیق وہ میری عترت میں سے ہوگا۔ وہ میری آل میں سے ہوگا۔ جب وہ آئے گا، زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا۔ اس کے بعد پھر ابی اسحاق کی روایت ہے: ”تحقیق مہدی اولاد فاطمہؓ میں سے

ہوگا اور اخلاق و عادات اور صورت میں حضور پاک ﷺ کے مشابہ ہوگا۔"

جناب والا! اس قسم کے بے شمار حوالے موجود ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مہدی بھی مجہول النسب نہیں ہوگا۔ چہ جائیکہ ایک آدمی آج تک اپنا خاندان نہیں ثابت کر سکا کہ وہ فارسی ہے، ایرانی ہے، ترک ہے یا منگول ہے۔ کہاں سے ٹپکے، کہاں سے آئے۔ کس سیارے سے ان کو کس راکٹ میں بٹھا کر یہاں پر لے آئے۔ ان کو اپنا علم نہیں ہے۔ دوسروں کو ان کا علم کیا بتائیں گے؟

جناب والا! بحوالہ آیات قرآنی ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ:

۱...... نبی نجیب الطرفین ہوتا ہے۔ ۲...... نبی کا سلسلہ نسب واضح ہوتا ہے۔ ۳...... نبی پر کبھی بھی وقت جہالت وارد نہیں ہوتی۔ ۴...... یہ لازمی ہے کہ نبی کی حفاظت اور اطاعت فطرت خود کرے۔ ۵...... بطن مادر میں اور صلب پدر میں نبی ہوتا ہے۔ ۶...... نبوت وہبی ہوتی ہے، کبھی بھی کسبی نہیں ہوتی۔ ۷...... ایک اور بات کی حضور والا! یہاں صراحت کرتا جاؤں، قرآن کریم میں ارشاد ہے: "وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی" ﴿نہیں بولتے نبی کریم اپنی خواہش سے، سوائے وحی الٰہی کے۔﴾

حضور! نطق اور کلام میں فرق ہے۔ کلام وہ چیز ہوتی ہے جس میں زبان الفاظ کو کسی مفہوم یا کسی تواتر کے ساتھ ادا کرتی ہے۔ لیکن حضور والا! نطق اسے کہتے ہیں جو بے معنی بھی ہو۔ مثلاً میں کہتا ہوں کہ روٹی ووٹی، پانی وانی، جانا وانا، تو اس میں جو مہملات ہیں۔ وہ بھی منطق میں شامل ہیں۔ حتیٰ کہ علماء نے یہ بھی کہا ہے کہ جناب والا! سوتے ہوئے خراٹے لینا بھی منطق ہے۔ نبی کا بروئے قرآن منطق بھی جو ہے حضور والا! قرآن حکیم نے اس کو وحی الٰہی قرار دیا ہے۔ اس سیاق وسباق کو اگر ہم اس نبی کے سیاق وسباق سے لگائیں جس نے اس دور میں آکر مسلمانوں میں انتشار وافتراق پیدا کیا اور جھوٹے الہامات اور رویائے کاذبہ کو رویائے صادقہ کے روپ میں پیش کر کے جو مس گائیڈنس یا گمراہی پھیلائی۔ اسی پیمانے سے ہم اس کو ماپ سکتے ہیں۔ تو حضور والا! پتہ چلتا ہے کہ حق کہاں ہے اور باطل کہاں ہے۔ یعنی حق آ گیا اور باطل چلا گیا۔ یقیناً باطل ہے بھی جانے والی شے۔

اس کے بعد جناب والا! آٹھویں نشانی! نبوت کی یہ ہے کہ نبی مجہول ومبہم کبھی نہیں ہوتے۔ نویں نشانی! اس کی یہ ہے کہ پیدائش اور موت نبی کریم کی، یا کوئی بھی نبی ہو، ہمیشہ مسعود ومبارک ہوتی ہے۔ دسویں! اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کا سلسلہ نسب عارفین وانعام یافتگان سے ہوتا ہے۔ اگر باپ نبی ہے، یا دادا نبی ہے، یا نانا نبی ہے، یا ماں صدیقہ ہے، یا دادی صدیقہ ہے، یعنی طاہرین کا، معصومین کا اور انعام یافتگان کا ایک سلسلہ ہوتا ہے حضور والا! جو کہ چلتا ہے۔ اس کے بنا نبی نہیں آتا۔ یہ قانون قرآن کے خلاف

ہے، یہ قانون فطرت کے خلاف ہے۔ ایک اور دلچسپ بات میں عرض کرتا جاؤں ضمناً وہ بھی نبی کی پہچان ہے کہ اگر کسی بھی نبی کے جسم کی ہڈی آسمان کے نیچے ننگی ہو جائے تو اس وقت بادل آ جاتے ہیں، بارش برستی ہے۔ اس کے لئے بھی میں ۲،۳ حوالے پیش کروں گا۔ جب کسی نبی کی ہڈی ننگی ہوئی اور ہڈی اس کی باہر برآمد ہوگئی۔ بارش آئی، طوفان آیا، حتیٰ کہ وہ ہڈی پھر کور ہوگئی۔ قدرت کاملہ برداشت نہیں کرسکتی کہ اس کے پاک وجود کی ہڈی کی بے حرمتی ہو۔ اس کو ہمیشہ باران رحمت چھپالیتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کسی کاذب نبی کی ہڈی نکالی جائے اور باران رحمت کا تماشہ دیکھا جائے۔ لیکن میں ثبوت میں پیش کرسکتا ہوں۔ اس کے بعد نبوت کے سلسلے میں، میں عرض کروں گا کہ یہ بھی قرآنی تصریح ہے کہ نبی کی بشارت بہت پہلے مل جاتی ہے۔ حتیٰ کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں ہزاروں برس پہلے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی گئی، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی گئی اور سیدنا حضور ﷺ کی بشارت دی گئی۔

جناب والا! ایک اور بات جو ازروئے قرآن ہم سے ثابت ہوتی ہے کہ نبی کو اس کی موت کے بعد کاذب نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ یا نبی کو اس کی اتمام حجت کے بعد کاذب نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ اگر کاذب ٹھہرائیں گے اور وہ فی الحقیقت نبی ہے تو عذاب آ کر رہے گا۔ جیسے حضرت نوح علیہ السلام کا آیا۔ حضرت یونس علیہ السلام کا آیا۔ حضرت لوط علیہ السلام کا آیا۔ حضرت ہود علیہ السلام کا آیا۔ یا اسے ماننا پڑے گا یا عذاب آئے گا۔ اگر یہ سچے نبی تھے۔ جو کہتے تھے کسی زمانے میں کہ ''چھوڑو، مردہ علی کی بات نہ کرو، چھوڑو، مردہ حسین کی بات نہ کرو۔'' کیا ہم یہ تصریح نہ لائیں، یہ دلیل نہ لائیں کہ ''چھوڑو، مردہ مرزاصاحب کی بات نہ کرو۔ وہ بھی پرانے مردے ہوگئے۔ ان کا کیا ذکر کرنا۔'' نہ عذاب آیا، نہ ہدایت آئی، یہ کیسے نبی ہیں؟

جناب والا! بہرحال یہاں پر ایک اور بات قرآنی لحاظ سے عرض کرنا چاہتا ہوں اور بات ضمناً عرض کردوں کہ مشکوٰۃ شریف کا ایک اور حوالہ میرے ہاتھ آیا ہے کہ تحقیق رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ مہدی ہرحال میں آل رسول اور بنوفاطمہؓ میں سے ہوں گے اور اس کے بعد اگلی روایت ہے کہ عیسیٰ بہ نصرت مہدی آئیں گے۔ مہدی سات برس حکمرانی، عالمی حکمرانی کریں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھردیں گے۔ کوئی حاجت مند اور مظلوم نہیں رہے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس برس رہیں گے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں نبوت کے ان دعویداروں سے کہ زمین پر کوئی حاجت مند نہیں رہا؟ کیا انسانی مسائل ختم ہوئے ہیں؟ کیا عدل ہورہا ہے؟ کیا لڑائیاں نہیں ہورہی ہیں؟ کیا ان کی بعثت کے وقت کے بعد سے عالمی جنگیں نہیں لڑی گئیں؟ یہ کہتے تھے کہ جہاد بند کردو۔ مجھے بتائیں کہ کیا فلسطین نہیں لٹا؟ کیا بیت المقدس نہیں برباد ہوا؟ کیا کیا کچھ نہیں ہوا ہے۔ عالم اسلام پر کیا کیا چرکے نہ چل گئے۔ انہوں نے کہا کہ جہاد ضروری نہیں ہے تو

جہاد کب کریں گے؟ کیا قبروں میں جانے کے بعد کریں گے؟ عدل کہاں آیا ہے؟ عالمی حکمرانی کہاں آئی ہے؟ کہاں زمین انصاف سے بھر گئی ہے؟ حضور والا! یہ بات بھی نہیں ہوئی ہے۔ اس چیز سے بھی ثابت ہوا ہے حدیث کی رو سے بھی کہ یہ نبی جو تھے چاہے بروزی اور ظلی تھے، جو بھی چیز تھے۔ کاذب نبی تھے۔

اس کے بعد حضور والا! علامہ محمود الصارم، مصر کا ایک حوالہ عرض کرتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ بروزی اور ظلی نبوت کوئی شے نہیں۔ نہ کبھی کوئی بروزی نبی آیا ہے اور نہ کبھی آئے گا۔ نہ جناب ابراہیم علیہ السلام کا کوئی بروز آیا اور نہ آل ابراہیم کا کوئی بروز آیا۔ نہ کوئی بروز علیؓ کا آیا نہ کوئی بروز حسینؓ کا آیا۔ نہ کوئی بروز جناب صدیقؓ کا پیدا ہوا اور نہ کوئی بروز جناب عمر فاروقؓ کا پیدا ہوا اور بروز کون سا آئے گا؟۔ یہ زرتشتی کا عقیدہ ہے، یہ ہندوانہ طریقہ ہے اور یہ وہی آدمی پیش کر سکتا ہے جو مجہول الذہن ہو، مجہول الفہم ہو۔ ایک بات عرض کروں گا یہاں پر جس کو ابھی تک بحث میں نہیں لیا گیا۔ اس نبی، اس بیسویں صدی کے جھوٹے نبی نے کہا کہ مہدی اور عیسیٰ دونوں اس (کی) شخصیت میں اکٹھے ہو گئے ہیں۔ حالانکہ حضور! تواتر سے ثابت ہے۔ متواترات سے ثابت ہے کہ مہدی کی اور شخصیت ہے، جناب عیسیٰ علیہ السلام کی اور شخصیت ہے۔ یہ دو الگ شخصیتیں ہوں گی۔ ان کے نشانات علیحدہ علیحدہ ہوں گے۔ جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو آسمان سے نازل ہوں گے۔ دمشق میں اتریں گے۔ فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ ہوں گے۔ دو زرد چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے۔ سرخ و سفید رنگ کے ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ نماز صبح کی اقامت کریں گے۔ یہودیوں کو شکست دیں گے۔ جزیہ بند کریں گے۔ حج کریں گے۔ آدمی کی گھاٹی سے لبیک کریں گے۔ شادی کریں گے۔ مسلمان ان کے جنازہ میں شرکت کریں گے۔ روضہ نبی ﷺ میں مدفون ہوں گے۔ عیسیٰ ابن مریم روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ کیا خنزیر قتل ہو گیا؟ کیا صلیب ٹوٹ گئی ہے۔ کیا یہ کلمۃ اللہ تھے؟ کیا یہ روضہ نبی ﷺ میں مدفون ہو گئے؟

حضور والا! یہ بگڑی ہوئی نفسیات ہے۔ یہ ایک ایسی نفسیات ہے جس نفسیات کو اللہ ہی سنبھالے۔ یہ ایک بہت بڑا انتشار تھا۔ یہ ایک بہت بڑی عالم اسلام کے ساتھ سازش تھی۔ ناموس پیغمبر کے ساتھ یہ بہت بڑا گھناؤنا کھیل تھا۔

قادیانیوں سے مباہلہ کا چیلنج

میں یقین سے کہتا ہوں، انشاء اللہ، میں اس ایوان میں کہتا ہوں کہ میں اس ایوان میں مباہلے کے لئے بھی تیار ہوں۔ تمام مرزائیوں سے کہ آؤ، ہم ایک دوسرے پر لعنت کریں۔ لے آؤ تم اپنے بیٹوں کو، لے آتے ہیں ہم اپنے بیٹوں کو۔ لے آؤ تم اپنے نفسوں کو، لے آتے ہیں ہم اپنے نفسوں کو۔ لے آؤ تم اپنی عورتوں کو، لے آتے ہیں ہم اپنی عورتوں کو اور ایک دوسرے پر لعنت کریں۔ میں اس مباہلے کے لئے تیار ہوں۔

ایک خواب

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

جرمنی میں پاکستان سے گئی ہوئی ایک تبلیغی جماعت اپنے تبلیغی گشت میں مصروف تھی۔ شام ہونے کو تھی کہ جماعت نے مغرب کی نماز راستے میں آنے والی ایک مسجد میں پڑھی اور رات وہیں بسر کرنے کا ارادہ کیا۔ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد امام مسجد سے جماعت کی گفتگو ہوئی اور امام مسجد سے وقت کا مطالبہ کیا۔ امام مسجد نے جماعت کے ساتھ تین دن چلنے کا وعدہ کیا۔ صبح ہوئی تو پتہ چلا کہ مذکورہ مسجد تو قادیانی عبادت گاہ ہے۔ ان کی عبادت گاہ کا امام اس علاقے کی قادیانی جماعت کا سربراہ ہے۔ جب قادیانیوں کی اس عبادت گاہ کے امام کو اس بات کا پتہ چلا تو اس نے جماعت کے امیر سے کہا کہ اگرچہ میں قادیانی ہوں۔ لیکن میں دین کی باتیں سیکھنے کے لئے آپ کے ساتھ چلوں گا۔ چنانچہ وہ جماعت کے ساتھ تین دن کے لئے اسی وقت روانہ ہوگیا۔ اسے گھر سے نکلے یہ پہلی رات تھی کہ اسے ایک خواب آیا۔ خواب میں اس نے دیکھا کہ سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ تشریف فرما ہیں۔ ساتھ ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ کچھ فاصلے پر ایک خنزیر زنجیر سے بندھا ہوا ہے۔

حضور ﷺ اس قادیانی سے مخاطب ہوکر فرماتے ہیں: ''تم اس خنزیر کے پاس تو جاتے ہو......! ہمارے پاس کیوں نہیں آتے؟۔'' خواب نے اسے ہلا کر رکھ دیا۔ لیکن اس نے کسی سے ذکر نہ کیا۔ اگلی رات سویا تو پھر یہی خواب دیکھا۔ لیکن اس نے خواب کی بابت کسی سے کوئی بات نہ کی۔ تیسری رات اس نے پھر خواب دیکھا کہ حضور ﷺ اسے غصے اور ناراضگی سے فرما رہے ہیں: ''تم اس خنزیر کے پاس تو جاتے ہو......! لیکن ہمارے پاس کیوں نہیں آتے؟۔'' رات بھر وہ چین سے سو نہ سکا۔ صبح ہوئی تو وہ سر جھکائے جماعت کے امیر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ماتھے پر ندامت کا پسینہ تھا اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

وہ امیر صاحب سے کہنے لگا: ''امیر صاحب! مجھے کلمہ پڑھایئے اور مسلمان کیجئے۔''

ناراضگی کی گنجائش نہیں

حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں: کوئی شخص آپ کی مخالفت میں کچھ کہے تو اگر وہ سچا ہے تو وہ آپ کا محسن ہے کہ اس نے آپ کو حق سے آگاہ کیا۔ اگر وہ شخص غلطی پر ہے تو دیکھئے کہ دانستہ غلط بات آپ کو ایذاء پہنچانے کے لئے کر رہا ہے تو اپنی نیکیاں آپ کو دے رہا ہے اور اگر جہالت میں غلط بات کہہ رہا ہے تو معافی کا مستحق ہے۔ ان تمام صورتوں میں آپ کی ناراضگی کی گنجائش نہیں!!!

محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۸ کا مقدمہ

مولانا اللہ وسایا

الحمد للّٰہ و کفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی ۰ امابعد!

محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے محاسبہ قادیانیت کی جلد ہشتم آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس جلد میں:

۱/۱...... جناب صلاح الدین صاحب ٹیکسلا کا رسالہ ’’اسلام اور مرزائیت‘‘ ستمبر ۱۹۷۳ء کا۔

۲/۲...... جناب صلاح الدین صاحب کا رسالہ ’’قرآن مجید اور قادیانیت‘‘ مطبوعہ سن ۱۹۷۳ء۔

۳...... جناب مولانا ابوسعید محمد شریف قریشی جہلمی کا رسالہ ’’بیانات مرزا‘‘ مرتبہ ۱۹۵۲ء۔

۴...... ایف.ڈبلیو سکیمپ جج ہائیکورٹ لاہور کا فیصلہ ہائیکورٹ لاہور ۱۹۳۸ء۔

۵...... ’’قادیانی عبادت گاہ ڈیرہ غازی خان کے فیصلہ کے شرعی مباحث کا ترجمہ‘‘ از جناب شیخ اظہار الحق ایڈووکیٹ لاہور۔

۶...... ’’فیصلہ کمشنر بہاول پور ڈویژن‘‘ از جناب ملک احمد خان کمشنر، ۱۸؍نومبر ۱۹۷۲ء۔

۷...... جناب مولانا صہیب حسن برمنگھم کا رسالہ ’’مرزا غلام احمد قادیانی کے بارہ میں خدائی فیصلہ‘‘

۸...... جناب سید میر ساکن ملک پور جہاڑا گجرات کا منظوم رسالہ ’’مرزائی امت کی عقلمندی ودانائی‘‘ طبع دوم دسمبر ۱۹۸۲ء۔

۹...... جناب محمد اسحاق قریشی جہلمی نے ۸؍جنوری ۱۹۶۸ء کو رسالہ لکھا جس کا نام ہے: ’’اعجاز الحق نمبر۲‘‘

۱۰...... جناب خاقان بابر ایڈووکیٹ لاہور نے ۱۲؍مارچ ۱۹۸۶ء کو نوائے وقت میں شائع ہونے والے ایک مضمون کا جواب لکھا۔ پھر جسے پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا۔ ’’قادیانیوں سے درس رواداری اور ہمارے قومی وملی تقاضے‘‘

۱۱...... سید عباس گردیزی ملتان ایم.این.اے نے ۳؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں تقریر کی۔ پھر اسے پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا۔ جس کا نام ’’قومی اسمبلی میں تقریر‘‘ رکھا۔

۱۲...... مولانا عبدالمجید فاروقی گنج مغل پورہ لاہور نے ۲۰؍دسمبر ۱۹۸۰ء کو رسالہ لکھا۔ جس کا نام تھا: ’’قادیانی کی گالی کا حق دار کون ہے؟‘‘

۱۳...... سید محمد حسین شاہ نیلوی رحمہ اللہ نے رسالہ لکھا جس کا نام رکھا: ’’تفسیر، آیت رفع عیسیٰ علیہ السلام‘‘ یہ رسالہ پہلی دفعہ جنوری ۱۹۸۴ء میں شائع ہوا۔

۱/۱۴...... مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ کا رسالہ ’’مرزا غلام احمد کا دیانی سر سید احمد خان کی نظر میں‘‘

۱۵/۲......مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری ﷫ کا رسالہ ’’مرزائی مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں؟‘‘
۱۶/۱...... جناب نور محمد قریشی ایڈووکیٹ لاہور نے اپریل ۱۹۹۴ء میں کتاب لکھی: ’’نزول مسیح آخر کیوں؟‘‘
۱۷/۲......جناب نور محمد قریشی ایڈووکیٹ لاہور نے اکتوبر ۱۹۹۷ء میں معروف منکر حدیث قمر عثمانی کے جواب میں کتاب ’’حیات مسیح اور ختم نبوت‘‘ تحریر کی۔
۱۸/۳......جناب نور محمد قریشی ایڈووکیٹ لاہور نے ۲۰۰۱ء میں کتاب لکھی: ’’مرزا غلام احمد قادیانی کے کارنامے‘‘
۱۹/۴...... جناب نور محمد قریشی ایڈووکیٹ لاہور نے مرزا طاہر قادیانی کے پمفلٹ ’’اک حرف ناصحانہ‘‘ کا جواب لکھا: ’’قادیانی غیر مسلم کیوں؟ بجواب اک حرف ناصحانہ‘‘
۲۰...... مولانا سید مناظر احسن گیلانی ﷫ کا ایک مقالہ ’’فیصلہ آسمانی در باب مسیح قادیانی‘‘
کل بیس رسائل محاسبہ قادیانیت آٹھویں جلد (ہذا) میں شامل اشاعت ہیں:

۱...... جناب صلاح الدین ٹیکسلا	کے	۲	رسائل
۲...... جناب ابوسعید محمد شریف قریشی جہلمی	کا	۱	رسالہ
۳...... ایف. ڈبلیو کیمپ جج ہائیکورٹ کا فیصلہ		۱	عدد
۴...... جناب شیخ اظہار الحق ایڈووکیٹ لاہور	کا	۱	رسالہ
۵...... جناب ملک احمد خان کمشنر بہاول پور کا فیصلہ		۱	عدد
۶...... مولانا صہیب حسن برمنگھم	کا	۱	رسالہ
۷...... جناب سید میر ساکن گجرات	کا	۱	رسالہ
۸...... جناب محمد اسحاق قریشی جہلمی	کا	۱	رسالہ
۹...... جناب خاقان بابر ایڈووکیٹ	کا	۱	رسالہ
۱۰...... جناب سید عباس حسین شاہ گردیزی	کا	۱	رسالہ
۱۱...... مولانا عبدالمجید فاروقی لاہور	کا	۱	رسالہ
۱۲...... مولانا سید محمد حسین شاہ نیلوی	کا	۱	رسالہ
۱۳...... مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری	کے	۲	رسائل
۱۴...... جناب نور محمد قریشی ایڈووکیٹ	کی	۴	کتب
۱۵...... حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی	کا	۱	مقالہ

گویا ۱۵ حضرات کے رسائل کا مجموعہ: ۲۰ رسائل و کتب
اس جلد میں یکجا ہوگئے ہیں۔ فللحمد للہ تعالیٰ!

محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا!
۲۴ رشعبان المعظم ۱۴۳۸ھ، مطابق ۲۱ رمئی ۲۰۱۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینے میں چھوٹا سا گھر ڈھونڈتا ہوں

محمد اکرام القادری

مدینے کے دیوار و در ڈھونڈتا ہوں
گزرگاہ خیر البشر ﷺ ڈھونڈتا ہوں

ستاروں سے آگے جہاں تو بہت ہیں
مگر میں تو رشک قمر ڈھونڈتا ہوں

اڑا کر جو لے جائے شہر نبی ﷺ میں
وہ شہباز کے بال و پر ڈھونڈتا ہوں

جو تعظیم خیر الرسل ﷺ کے تھے عادی
میں بطحا میں ایسے شجر ڈھونڈتا ہوں

مدینے میں جا کر رہوں زندگی بھر
دعاؤں میں عمر خضر ڈھونڈتا ہوں

جو میری تمناؤں میں نور بھر دے
وہ ادراک قلب و نظر ڈھونڈتا ہوں

اگر ہوں بقیع میں تو خوش قسمتی ہے
مدینے میں چھوٹا سا گھر ڈھونڈتا ہوں

میرے دل کی دنیا جو آباد کر دے
کوئی ایسا اہل نظر ڈھونڈتا ہوں

جو مژدہ سنا دے مری آرزو کو
شب و روز ایسی خبر ڈھونڈتا ہوں

مرے دل میں رونے کی طاقت نہیں ہے
میں آہوں میں اپنی اثر ڈھونڈتا ہوں

مجھے کارواں کی طلب نہ غرض ہے
نہ کوئی شریک سفر ڈھونڈتا ہوں

مجھے ان سے نسبت پہ ہے ناز اکرام
صحابہؓ کا ذوق نظر ڈھونڈتا ہوں

خطبات شاہین ختم نبوت

عزیز الرحمن رحمانی

اللہ رب العزت کے بعض مقبول بندوں کا وجود اس دنیا میں ایک انجمن کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ ہوتے تو فرد واحد ہیں لیکن رب کائنات ان سے اس دنیا میں اتنا کام لے لیتے ہیں جو بظاہر دیکھنے میں ایک انجمن یا ادارہ کا ہوتا ہے۔ ہمارے بزرگوں میں سے حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ کا وجود بھی ایک انجمن کی مثال تھا۔ اللہ کریم نے اتنا ذرخیز دماغ ان کو دیا تھا کہ آج تک مجلس کا جو مضبوط ڈھانچہ موجود ہے، یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ کی ان تھک مخلصانہ کاوشوں کی بدولت موجود ہے۔ زمانہ قریب میں حضرت مفتی جمیل خان شہید ؒ کو لے لیجئے! اللہ رب العزت نے اقراء روضۃ الاطفال کی صورت میں اتنا عظیم کام لیا ہے کہ ان کے بعد اگر کوئی چاہے بھی تو اتنا بڑا کام کرنا اس کے لئے ممکن نہیں ہے۔

اسی سلسلہ ذہب کی ایک کڑی حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ ہیں۔ بزرگوں کی تربیت، مزاج شناسی اور ہمہ وقت کی محنت سے اللہ رب العزت نے آپ سے اتنا کام لیا ہے جس کے کرنے کے لئے انجمن کی ضرورت ہے۔ تبلیغی پروگرام، اندرون اور بیرون ممالک کے اسفار، دن کہیں، رات کہیں، صبح کہیں اور شام کہیں۔ ان تمام تر تھکا دینے والی مصروفیات کے باوجود: احتساب قادیانیت کی مرتبہ ہزاروں صفحات پر مشتمل (۶۰) جلدیں، وفاق المدارس کے نصاب میں شامل آئینہ قادیانیت، چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (۳ جلدیں)، گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ، ایک ہفتہ شیخ الہند ؒ کے دیس میں، قومی تاریخی دستاویز، محاسبہ قادیانیت کا جاری سلسلہ، قومی اسمبلی کی مصدقہ رپورٹ (۵ جلدیں)، قادیانی شبہات کے جوابات، فراق یاراں اور یاد دلبراں، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء۔ و دیگر کئی کتب کے علاوہ ماہنامہ لولاک کا سالہا سال سے چلنے والا دلچسپ و منفرد اداریہ اور تحفظ ختم نبوت کے لئے گرانقدر خدمات بھی موجود ہیں۔ کئی نسلوں تک ان لازوال خدمات کو یاد رکھا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

حضرت مولانا اللہ وسایا کا تعارف ہی خدمت ختم نبوت ہے۔ آپ کی ساری زندگی ختم نبوت کے محاذ پر کام کرتے گزری۔ اس لئے اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ اس تحریکی دور میں کی جانے والی آپ کی منفرد اور دل لبھانے والی علمی تقاریر کو جمع کرکے کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ برادرم مولانا محمد بلال نے دو، تین سال کی لگاتار محنت سے اس اہم کام کو سرانجام دے کر اس محاذ پر کام کرنے والوں کے لئے بہت ہی بہترین تیار شدہ مواد سامنے رکھ دیا ہے۔ جس پر وہ ہم سب کی طرف سے ڈھیروں مبارک باد کے مستحق ہیں۔

حضرت اقدس مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، خطبات شاہین ختم نبوت کے متعلق کیا خوب لکھتے ہیں:

''دین اسلام اللہ تبارک وتعالیٰ کا آخری دین، حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور قرآن کریم اللہ تبارک وتعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ اس دین کی حفاظت کا ذمہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود لیا ہے۔ اس دین متین کی حفاظت کا کام اسباب کے درجہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے آخری نبی کی اس آخری امت کے منتخب بندوں سے لیا ہے۔ ان منتخب اور چنیدہ بندوں اور ہستیوں میں ایک نام مخدوم ومحترم و مکرم، بزرگوں کے صحبت یافتہ، ان کے مشن، ان کی فکروکاز، ان کی انداز واطوار سے متصف اور ان کے سو فیصد مزاج شناس ہمارے مخدوم حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ جن کی ساری زندگی حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ اور چوکیداری میں گزری ہے۔ منکرین ختم نبوت کے مقابلہ میں تقریر کا میدان ہو یا تحریر کا، تعلیم کا میدان ہو یا تنظیم کا، مناظرہ کا میدان ہو یا مباہلہ کا۔ ہر میدان میں حضرت مولانا دامت فیوضہم نے اپنے حریف اور مقابل کو نہ صرف یہ کہ شکست فاش دی بلکہ اسے چاروں شانے چیت کیا ہے۔ اس کتاب میں شاہین ختم نبوت کے متنوع شعبہ ہائے علمی میں سے صرف ایک شعبہ تقریر کے چند خطبات مثلاً: سیرت محمد مصطفیٰ ﷺ، کمالات اسم محمد ﷺ، ختم نبوت کی اہمیت، امام الانبیاء ﷺ کی فضیلتیں، مقام نبوت، تحفظ ناموس رسالت، تحفظ ختم نبوت، آیت خاتم النبیین ﷺ کی تفسیر، عظمت صحابہؓ و اہل بیتؓ، حیات عیسیٰ علیہ السلام (حصہ اول، دوم)، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، امتناع قادیانیت آرڈی ننس، حقائق بولتے ہیں، مرزائیت کا تعاقب، قادیانیت کا زوال اور علمائے دیوبند کی قربانیاں کو بطور نمونہ پیش کیا جارہا ہے۔ جو منکرین ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والوں کے لئے اپنی جگہ ایک مکمل دستاویز اور انسائیکلو پیڈیا ہے۔ راقم الحروف نے اس کتاب کو مکمل از اول تا آخر پڑھا ہے۔ حضرت دامت برکاتہم نے جہاں جہاں قرآن کریم، احادیث طیبہ یا کسی کتاب کا نام لیا ہے، کتاب مع جلد اور صفحہ نمبر سب کی مکمل تخریج کی گئی ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب مزید مستند اور معتمد بن گئی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت دامت برکاتہم کو صحت، عافیت اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے اور آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین!''

(خطبات شاہین ختم نبوت ص۳۳،۳۴)

یہ کتاب مجلس کے مرکزی دفتر ملتان اور دیگر تمام ضلعی دفاتر میں موجود ہے۔ حضرت شاہین ختم نبوت مدظلہ کی زندگی کی تقاریر کا خلاصہ ہے اس کی قدردانی ہم سب پر فرض ہے۔ وماتوفیقی الا باللہ!

وادی مہران سندھ میں ختم نبوت کی بہاریں

مولانا توصیف احمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد ڈویژن کے زیر اہتمام وادی مہران سندھ کے اضلاع ٹھٹھہ، سجاول، بدین، ٹنڈو محمد خان، حیدرآباد، ٹنڈو الہ یار، مٹیاری، سانگھڑ کے معروف دینی مدارس میں ختم نبوت کے عنوان پر پروگرامز ترتیب دیئے گئے۔ شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ میں ۲۰ روزہ چناب نگر کورس کی دعوت دینے کے لئے مدارس کا دورہ کیا گیا۔ جملہ پروگرامز کے مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد مبلغ مجلس کراچی تھے۔ ۱۸ تا ۲۳ رنومبر چھ روزہ دورہ کیا۔ جس کی مختصر رپورٹ مندرجہ ذیل ہے:

۱...... ۱۸ رنومبر کو مدرسہ دارالفیوض بنوریہ ضلع ٹھٹھہ میں صبح دس بجے کتب اور حفظ کے طلباء سے قاضی احسان احمد کا پہلا بیان ہوا۔ مولانا اشفاق احمد، بھائی محمد شفیق بھی ہمراہ تشریف لائے۔ دوسرا پروگرام مدرسہ باب الاسلام ٹھٹھہ میں ہوا۔ سوا گیارہ بجے قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔ پروگرام میں مولانا محمد ارشد، اساتذہ کرام نے بھی شرکت کی۔ اس کے بعد مولانا عبدالغفور قاسمی ؒ کے گلشن جامعہ قاسمیہ سجاول میں حاضری ہوئی۔ ۳:۳۰ بجے مسجد میں طلباء سے قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔ آپ کے بیان سے قبل راقم الحروف کی تمہیدی گفتگو ہوئی۔ پروگرام سے فارغ ہونے کے بعد بدین کے سفر پر روانہ ہوگئے۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد بسم اللہ مسجد اتفاق کالونی ضلع بدین میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ضلع بدین کے مبلغ مولانا محمد حنیف سیال نے تمہیدی گفتگو کے ذریعے کانفرنس کا آغاز کیا۔ تلاوت کلام پاک کا شرف حافظ خان محمد جمالی نے حاصل کیا۔ بعد ازاں مولانا اشفاق احمد کراچی، راقم الحروف، معروف سندھی خطیب مولانا گل حسن اور مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ جامع مسجد بسم اللہ کے صدر حافظ عبدالحمید نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے۔

۲...... ۱۹ رنومبر بروز اتوار صبح ۱۱:۳۰ بجے مدرسہ انوارالقرآن قاسمیہ ضلع ٹنڈو محمد خان میں پروگرام ہوا۔ راقم الحروف کی تمہیدی گفتگو کے بعد قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔ جامعہ کے مہتمم مولانا محمد ابراہیم نے ختم نبوت وفد کا اکرام اور شکریہ ادا کیا۔ بعد نماز مغرب دارالقرآن پٹھان کالونی ضلع حیدرآباد میں قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔ بیان کرتے ہوتے ہوئے چناب نگر کورس کی دعوت دی۔ بیان میں طلباء کرام سمیت مدرسہ کے اساتذہ نے بھرپور شرکت کی۔ مدرسہ کے مہتمم مولانا شمس الحق نے مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا۔ ہر اتوار بعد از عشاء چراغ مسجد میانی روڈ حیدرآباد درس منعقد ہوتا

ہے۔ اسی تسلسل کو برقرار رکھنے کے لئے بعد از نماز عشاء قاضی احسان احمد نے دعوت و تبلیغ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ درس میں قاری عبدالرشید سمیت کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔

۳...... ۲۰ر نومبر بروز پیر صبح ۸:۳۰ جامعہ عثمانیہ ٹنڈو جام کے طلباء کرام میں قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔ بیان میں مدرسہ کے مہتمم مولانا محمد شفیع اور اساتذہ کرام نے بھی شرکت کی۔ صبح ۱۱ بجے جامعہ دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہیار میں شیخ الحدیث مولانا محمد افتخار نظامانی کی دعوت پر قاضی احسان احمد نے بیان فرمایا۔ بعد از ظہر ۳ بجے مدرسہ صدیق اکبر ٹنڈو الہیار میں بیان ہوا۔ قبل از بیان مدرسہ کے مہتمم مولانا مفتی محمد عرفان، امیر عالمی مجلس ٹنڈو الیہار مولانا راشد محبوب، مفتی ذوالفقار نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ بعد ازاں طلباء کرام میں قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔ بعد از نماز عشاء برکتی مسجد چیتل چاڑی حیدرآباد میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ابتدائی کلمات پروگرام کے میزبان قاری عبدالرشید نے پیش کئے۔ تلاوت کلام قاری میر محمد مدرس مدرسہ ہذا اور نعت رسول مقبول ﷺ حافظ محمد ہارون رشید پیش کی۔ بعد ازاں قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔ آخر میں مسجد سے متصل از سرنو تعمیر ہونے والے مدرسہ کے لئے دعا کی گئی۔

۴...... ۲۱ر نومبر بروز منگل صبح ۱۰ بجے جامعہ ریاض العلوم لیاقت کالونی حیدرآباد میں پروگرام ہوا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد نہر والی میں حضرت قاضی صاحب کا بیان ہوا۔

۵...... ۲۲ر نومبر بروز بدھ صبح ۱۱ بجے دارالعلوم ہالا ضلع ٹیاری میں مدرسہ کے مہتمم مفتی محمد خالد کے ابتدائی کلمات کے بعد قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔ بعد ازاں وفد نواب شاہ تشریف لے آیا۔ جہاں مولانا تجمل حسین مبلغ نواب شاہ نے زیر تعمیر دفتر کا معائنہ کرایا۔ بعد نماز عصر جامعہ حسینیہ شہداد پور میں قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد اقصیٰ شہداد پور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم نے کی۔ تلاوت و حمد نعت کے بعد راقم الحروف کا بیان ہوا۔ آپ کی دعا سے پروگرام کا اختتام ہوا۔ کانفرنس میں کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی۔

۶...... ۲۳ر نومبر صبح ۹ بجے جامعہ اسلامیہ عمر فاروق قاسم آباد میں قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔ ۱۱ بجے جامعہ مفتاح العلوم میں راقم الحروف نے تمہیدی گفتگو کی۔ بعد ازاں قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔ بیان میں امیر عالمی مجلس حیدرآباد مولانا عبدالسلام قریشی و دیگر اساتذہ کرام نے بھی شرکت کی۔

یوں رب کریم کی توفیق سے دورہ مکمل ہوا۔ تمام پروگراموں میں بیس روزہ ختم نبوت کورس چناب نگر کی بھرپور دعوت اور تشکیل کی گئی۔ تقریباً ۴۰۰ کے قریب طلباء کرام نے کورس کے لئے نام لکھوائے۔ رات کو قاضی احسان احمد پنجاب کے سفر پر روانہ ہوگئے۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... تبصرہ نگار: مولانا محمد وسیم اسلم!

پندرہ خطبات حضرت شیخ الحدیث (مولانا محمد سرفراز خان صفدر ﷫) کے

(جلد اول): مرتب: مولانا محمد نواز بلوچ: صفحات: ۳۵۲: قیمت: درج نہیں: ناشر: احسن اکادمی، گلی جامع مسجد ریحان محلہ مغل پورہ جناح روڈ گوجرانوالہ: رابطہ نمبر03006450340

انسان کی زندگی میں سب سے قیمتی دولت ایمان کی ہے اور ایمان کے سوداگر ہر معاشرہ میں جا بہ جا نظر آتے ہیں۔ آج کے اس پرفتن اور پر آشوب دور میں ان سوداگروں سے بچ کر ایمان کو محفوظ رکھتے ہوئے دار الفناء سے دار البقاء کو رخصت ہونا، انسان کی بہت بڑی فلاح ہے۔ ایمان کا تعلق اولاً اعتقاد سے اور پھر اعمال سے ہے۔ امام اہل سنت حضرت مونا محمد سرفراز خان صفدر ﷫ نے لوگوں کے ایمان کو بچانے کے لئے اعمال کی اصلاح کے ساتھ ساتھ عقائد کی اصلاح پر بالخصوص توجہ دی۔ آپ اتنے راسخ العقیدہ عالم ربانی تھے کہ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا عبد المجید لدھیانوی ﷫ فرمایا کرتے تھے کہ: ’’میرے لئے مولانا محمد سرفراز خان صفدر ﷫ اور مولانا قاضی مظہر حسین ﷫ عقائد کے اعتبار سے سند ہیں۔‘‘ زیر تبصرہ خطبات کی پہلی جلد میں مولانا محمد نواز بلوچ نے حضرت صفدر ﷫ کے شعبان اور رمضان کے خطبات کو ترجیح دیتے ہوئے ’’وفات النبی ﷺ، سورۃ العصر کی تفسیر، سورۃ القدر کی تفسیر، غزوہ بدر و احد سمیت چند اہم غزوات، روزہ و زکوٰۃ کے مسائل اور مسلمان قوم کی ذلت کے اسباب‘‘ ایسے موضوعات پر پندرہ تقاریر جمع کی ہیں۔ بعد ازاں کتاب کے آخری چالیس صفحات حضرت کی کتب سے لئے گئے منتخب اشعار کی زینت ہیں۔

ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ کی اشاعت خاص ’’تذکار رفتگان‘‘: رشحات قلم: مولانا ابو

عمار زاہد الراشدی مدظلہ: صفحات: ۷۹۲: قیمت: ۵۰۰: ناشر: مکتبہ امام اہل سنت جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ: رابطہ نمبر:03066426001

مولانا محمد عبد المتین خان المعروف ابو عمار مولانا زاہد الراشدی مدظلہ درس و تدریس، وعظ و تقریر میں منفرد و نمایاں مقام رکھنے کے ساتھ ساتھ ملک کے معروف مذہبی سکالر اور ممتاز کالم نگار کی حیثیت سے بھی جانے جاتے ہیں۔ تقریباً نصف صدی سے تعزیتی مضامین، مقالات، نقد و جائزے اور اندرون و بیرون ممالک کی سیاسی صورت پر مؤثر تبصروں کی پیش رفت تا حال جاری رکھے ہوئے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی آپ کی قلم کاری کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ دنیا فانی سے رخصت ہونے والے سینکڑوں نفوس قدسیہ کا اجمالی

وتفصیلی سوانحی خاکہ مذکورہ بالا کتاب کی زینت ہے۔ جو کہ بلاشبہ تقریباً پون صدی کی تاریخ پر محیط ہے۔ کتاب کو چار حصوں پر منقسم کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں مولانا موصوف نے اپنے اساتذہ کرام کا تذکرہ بے لوث عقیدت و احترام سے کیا ہے۔ تحریر انتہائی سادہ، عام فہم، سہل، شستہ و شائستہ ہے۔ اس باب میں حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی ؒ اور مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی ؒ کے تذکرے قدرے تفصیل سے ہیں۔ امام اہل سنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر ؒ اور مولانا مفتی محمود ؒ پر اٹھانے والا قلم تو ایک عہد کا احاطہ کئے ہوا ہے۔ دوسرے حصہ میں قومی و بین الاقوامی شخصیات کا ذکر موجود ہے، جن میں آل سعود شاہ فیصل بن عبدالعزیز، شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز، صدر صدام حسین، جناب یاسر عرفات جیسے عالم اسلام کے نامور حضرات موجود ہیں۔ تیسرے حصہ میں جید رفقاء واحباب کے تذکرے ہیں۔ چوتھے اور آخری حصہ میں مختصر تعزیتی شذرات ہیں۔ یاد رہے کہ کتاب ہذا مولانا کے مختلف جرائد و رسائل میں شائع ہونے والے تعزیتی مضامین کا مجموعہ ہے۔ جنہیں پرانے رسائل اور گرد آلود فائلوں سے نکال کر منظر عام پر لایا گیا ہے۔ جس پر ماہنامہ الشریعہ کی ٹیم لائق صد تحسین ہے۔

سہ ماہی مجلّہ ''الزیتون'': شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی زید مجدہ: صفحات: ۱۱۲: فی شمارہ: ۵۰: سالانہ چندہ: ۲۰۰: ناشر: جامعہ ابوہریرہؓ، خالق آباد، نوشہرہ کے پی کے: رابطہ 03013019928

سہ ماہی الزیتون نوشہرہ کے سرپرست حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مذہبی، علمی، ادبی اور تاریخی میدان سے وابستہ افراد کے لئے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ ان کے اپنے قلم کی چاشنی تو برسوں تھی ہی۔ اب ان کے زیرسایہ پروان چڑھنے والوں کی مہک بھی گلستان حقانی سے نکل کر اطراف میں پھیلنا شروع ہوگئی ہے۔ جس کی ایک مثال سہ ماہی الزیتون ہے۔ جس کے مدیر اعلیٰ صاحبزادہ مولانا محمد قاسم حقانی سہ ماہی الزیتون کے تعارف سے متعلق زیر تبصرہ شمارہ کے اداریہ میں رقم طراز ہیں کہ: ''جناب ڈاکٹر مقدس اللہ اور ان کے برادر اکبر جناب احتشام اللہ جان اور مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی زید مجدہم نے کچھ عرصہ پہلے حضرت والد مکرم کی زیر سرپرستی ونگرانی سہ ماہی الزیتون کا اجراء کیا تھا جس کو والد مکرم حضرت حقانی صاحب کی نسبت کی وجہ سے علمی، ادبی اور تحقیقی حلقوں میں کافی پذیرائی ملی۔ مگر جلد ہی مولانا حبیب اللہ شاہ کی تدریسی خدمات کے لئے جنوبی افریقہ تشکیل ہوگئی۔ جبکہ ڈاکٹر مقدس اللہ نے نجی مصروفیات کی بناء پر اس سلسلے کو مزید آگے بڑھانے کی خاطر ''الزیتون'' کو القاسم اکیڈمی کے حوالہ کردیا۔...... الزیتون میں ادبی تحریریں، اکابر کے مکتوبات، نئی مطبوعات پر نقد و تبصرے، شعراء کرام کا کلام، ارباب ذوق کی شگفتہ کاوشیں، قلمی معرکہ آرائیاں، ادیبوں کے لطائف وظرائف، نو واردان بساط کا تعارف، اصحاب استعداد کی دریافت، نو آموز لکھاریوں کی تربیت، الغرض ہر لحاظ سے قلم وقرطاس، کتاب وادب اور تحریر وتصنیف کی خدمت جاری رہے گی۔''

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

مبلغین ختم نبوت کا سہ ماہی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۲۱،۲۲ردسمبر ۲۰۱۷ء بروز جمعرات و جمعۃ المبارک کو مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مختار احمد میر پور خاص، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا محمد حنیف کنزی، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، محمد اسحاق ساقی بہاولپور، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا محمد خالد عابد شیخوپورہ، مولانا محمد طیب فاروقی اسلام آباد، مولانا محمد عابد کمال پشاور، مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال، مولانا خبیب احمد ٹوبہ، مولانا غازی عبدالرشید فیصل آباد، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد ساجد مظفر گڑھ، مولانا محمد حمزہ لقمان ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا محمد امجد سرگودھا، مولانا محمد قاسم سیوطی منڈی بہاؤالدین، مولانا خالد میر، مولانا محمد اویس کوئٹہ سمیت کئی ایک مبلغین نے شرکت کی۔

اجلاس میں تلاوت کلام پاک کے بعد گذشتہ سہ ماہی میں مولانا محمد اکرام اعوان، فضل امین فیصل آباد، ملک عبدالشکور احمد پور شرقیہ، قاری مختار احمد، مولانا پیر محمد سعید سراجی موسیٰ زئی شریف، مولانا خلیل احمد رشیدی اوکاڑہ سمیت وفات پانے والے علماء کرام، مشائخ اور جماعتی رفقاء کی وفات پر قلبی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔ لاہور کے ایم پی اے جناب وحید گل کی پنجاب اسمبلی میں ''نصاب تعلیم میں ختم نبوت کے مضامین کو شامل کرنے کی'' قرارداد پیش کرنے کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا گیا اور پنجاب محکمہ تعلیم سے مطالبہ کیا گیا کہ نئے سال سے نصاب تعلیم میں ختم نبوت کے مضمون کو شامل کر کے پنجاب اسمبلی کے فیصلہ پر عمل درآمد کیا جائے۔ ملک فتنوں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ قادیانی فتنہ کے ساتھ ساتھ گوہر شاہی بھی تخریبی سرگرمیوں میں مصروف نظر آتے ہیں۔ ان کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کا مطالبہ کیا گیا۔

۱۰رمارچ کو بادشاہی مسجد لاہور میں عظیم الشان بین الاضلاعی ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا

فیصلہ کیا گیا۔ نیز آنے والی سہ ماہی میں چھوٹی بڑی سو کانفرنس اضلاع اور تحصیلوں میں منعقد کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ ختم نبوت کے حلفیہ بیان سے متعلق مولانا اللہ وسایا کی طرف سے اسلام آباد ہائی کورٹ میں کی گئی رٹ سے عدالت کے فیصلہ کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا گیا کہ حکومت اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنائے۔ تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے خلاف امریکی شوروغوغا اور اقوام متحدہ کے حکومت سے مطالبہ کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے مترادف قرار دیا گیا۔ حکومت سے کہا گیا کہ حکمران امریکہ ویورپ کی خوش نودی کے بجائے اللہ اور اس کے رسول کی خوش نودی کو اہمیت واولیت دیں۔ اخبارات میں آنے والے حکومتی بیان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ مسلمانان پاکستان، پاکستان کے آئین میں پائی جانے والی ایک ایک شق کی حفاظت کریں گے۔ ناموس رسالت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے تن من دھن کو قربان کردیں گے۔ لیکن ناموس رسالت کے محافظ قانون پر آنچ نہ آنے دیں گے۔ مجلس کے مرکزی مبلغین نے ملتان شہر کی دو درجن مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے بیانات میں مذکورہ بالا عہد کا اظہار کیا۔

دروس قرآن بسلسلہ سیرت النبی ﷺ سیالکوٹ

ربیع الاول کے بابرکت مہینہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے زیراہتمام، پیر سید شبیر احمد گیلانی امیر عالمی مجلس سیالکوٹ کی زیر سرپرستی میں سیالکوٹ شہر کی مساجد میں دروس قرآن بسلسلہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ مجلس سیالکوٹ نے تمام دروس کی نگرانی کی اور تمام پروگراموں میں بیانات بھی کئے جس کی اجمالی رپورٹ درج ذیل ہے:۱...... درس مدرسہ صفدریہ پکی کوٹلی میں منعقد ہوا، جس میں مولانا سجاد احمد اور مولانا فقیر اللہ اختر کے بیانات ہوئے۔۲...... درس جامع مسجد دارالسلام بٹر روڈ میں منعقد کیا گیا، جس میں نائب امیر مولانا محبوب الٰہی ہزاروی اور مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر کے بیانات ہوئے۔۳...... درس جامع مسجد الہدیٰ بٹر میں منعقد ہوا۔ مولانا عاصم شہزاد اور مولانا فقیر اللہ اختر کے بیانات ہوئے۔۴...... درس جامع مسجد ختم نبوت حاجی پورہ میں ہوا۔ جس میں مولانا شہباز احمد حنفی اور مولانا فقیر اللہ اختر کے بیانات ہوئے۔۵...... درس جامع مسجد امیر حمزہ پسرور روڈ میں منعقد کیا گیا، اس میں مولانا مفتی محمد داؤد نفیسی اور حضرت مولانا فقیر اللہ اختر کے بیانات ہوئے۔۶...... درس جامع مسجد امیر معاویہ نیکا پورہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عاصم شہزاد کا بیان ہوا۔۷...... درس جامع جہانگیری مسجد نزد علامہ اقبال ہاؤس میں ہوا۔ جس میں مولانا محبوب الٰہی ہزاروی اور مولانا فقیر اللہ اختر کے بیانات ہوئے۔۸...... درس جامع مسجد الکوثر مجاہد روڈ میں ہوا۔ جس میں مولانا مفتی محمد عارف حسین اور مولانا فقیر اللہ اختر کے بیانات ہوئے۔۹...... درس جامع مسجد نور اکبر آباد میں ہوا۔ مولانا فقیر اللہ اختر کا بیان ہوا۔

۱۰...... درس جامع مسجد نور فتح گڑھ میں ہوا جس میں مولانا زبیر احمد طالب اور مولانا فقیر اللہ اختر کے بیانات ہوئے۔ ۱۱...... درس جامع مسجد ختم نبوت محلہ غوث پورہ میں ہوا جس میں مولانا خلیل احمد بلال نے خطاب کیا۔ ۱۲...... درس جامع مسجد صغریٰ تقی کھوکھر ٹاؤن میں ہوا۔ جس میں مولانا قاری محمد اسلم اور مولانا فقیر اللہ اختر کے بیانات ہوئے۔ ۱۳...... جامع مسجد تقویٰ گجر ٹاؤن میں مولانا سجاد احمد اور حضرت مولانا فقیر اللہ اختر کے بیانات ہوئے۔ ۱۴...... جامع مسجد سید یوسف بنوری الہادی ٹاؤن میں مولانا محمد یونس خان کا بیان ہوا۔ ۱۵...... جامع مسجد خاص چائنہ چوک میں مولانا محبوب الٰہی ہزاروی اور مولانا فقیر اللہ اختر کے بیانات ہوئے۔ ۱۶...... جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ میانہ پورہ میں مولانا سجاد احمد اور مولانا فقیر اللہ اختر نے بیانات کیے۔ ۱۷...... جامع مسجد علی میانہ پورہ میں مولانا ذوالفقار احمد جنید کا بیان ہوا۔ ۱۸...... جامع مسجد تاجدار مدینہ ﷺ میں مولانا محبوب الٰہی ہزاروی نے بیان کیا۔ ۱۹...... جامع مسجد مدینہ کشمیر محلہ میں مولانا مفتی داؤد اور مولانا فقیر اللہ اختر کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ اگر حافظ حمد اللہ کی ختم نبوت پر قرارداد کو اسی وقت حل کر لیا جاتا تو ملک کے حالات دگرگوں نہ ہوتے۔ نیز مولانا اللہ وسایا نے جو ہائی کورٹ میں ختم نبوت کے قانون کی ایک رٹ جمع کروائی تھی۔ اس کو منظور کرتے ہوئے جج صاحب کے 7b.7c کی بحالی کے حکم کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

دروس بسلسلہ سیرت خاتم الانبیاء ﷺ ڈیرہ اسماعیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے زیر اہتمام ربیع الاول کے مقدس مہینہ میں پچاس پروگرام بسلسلہ سیرت خاتم الانبیاء منعقد ہوئے۔ جس کی سرپرستی عالمی مجلس ڈیرہ کے امیر مولانا محمد طارق نے کی۔ ان پروگرامات سے پورے ضلع میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی بھرپور آواز بلند ہوئی ہے۔ ضلع ڈی آئی خان کے تمام علماء کرام، طلباء عظام، قراء حضرات اور ثناء خوان مصطفی ﷺ نے دل جوئی سے شرکت فرمائی اور یہ عزم مصمم کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین جو بھی حکم فرمائیں گے۔ ہم ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے۔ ان پچاس پروگراموں کے بعد آخر میں ۱۹ر دسمبر ۲۰۱۷ء کو جامع مسجد خالد بن ولیدؓ ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک کانفرنس منعقد کی گئی جس میں مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد احمد انور مان کوٹ اور مولانا محمد حمزہ لقمان کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مولانا محمد حمزہ لقمان نے ڈیرہ اسماعیل خان اور اس کے مضافاتی علاقوں کے علاوہ موسیٰ زئی شریف، پہاڑ پور، دریا خان، کلور کوٹ، ضلع بھکر سمیت کئی ایک شہروں کا دورہ کیا۔ ان تمام پروگرامات میں تبدیلی حلف نامہ اور اقرار نامہ کے حوالے سے بھرپور احتجاج ریکارڈ کروایا اور قراردادیں بھی پیش کیں۔

دروس بعنوان سیرت خاتم النبیین ﷺ خوشاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب کے زیر اہتمام ماہ ربیع الاول میں ۲۳ پروگرامات بعنوان سیرت خاتم النبیین ﷺ ۲۷؍نومبر تا ۲۳؍دسمبر ۲۰۱۷ء منعقد ہوئے۔ تمام پروگرام مولانا قاری سعید احمد اسعد کی زیر سرپرستی اور مبلغ خوشاب مولانا محمد نعیم کی زیر نگرانی منعقد ہوئے۔ ضلع بھر کی مساجد میں دروس کا سلسلہ جاری رہا۔ ان تیئیس اجتماعات میں مولانا ظہیر عباس، مولانا ابوبکر، مولانا محمد نعیم، مولانا عمر فاروق، مولانا شاہ محمد، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا محمد شریف، مولانا غلام محمد، مولانا عثمان اشرف، مولانا محمد ارشد، مولانا طارق اعجاز، مولانا جنید احمد، مولانا محمد احمد، مولانا مفتی رفیق احمد، مولانا حسنین معاویہ، مولانا محمد اشرف، مولانا عبداللہ احمد ودیگر علماء کرام کے ایمان افروز بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔ پاکستانی حکمرانوں نے امریکہ کی خوشنودی کے لئے ایک سازش کے تحت پارلیمنٹ میں قادیانیوں کے اقدامات کی ناپاک جسارت کی تھی جسے پاکستانی عوام نے مسترد کر دیا۔ حکومت کو ختم نبوت کی دفعات من وعن بحال کرنا پڑیں۔ قادیانیوں کے احتساب کے حوالہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد قابل قدر ہے۔

مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا دورہ کراچی واندرون سندھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ ایک ہفتہ کے دورہ پر ۱۲؍دسمبر ۲۰۱۷ء بروز منگل کو ملتان سے کراچی کے لئے عازم سفر ہوئے۔ ۱۳؍دسمبر کو کراچی پہنچے۔ اسی روز بعد نماز عشاء جامع مسجد گلشن جامی ماڈل کالونی کراچی میں سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ ۱۴؍دسمبر کو بخاری پارک میٹروول سائٹ میں عظیم الشان کانفرنس سے خطاب ہوا۔ ۱۵؍دسمبر کو دو پروگرام ہوئے۔ خطبہ جمعۃ المبارک چھوٹی جامع مسجد دہلی کالونی کراچی میں ارشاد فرمایا۔ اسی شب بعد نماز عشاء چاندنی چوک بلدیہ ٹاؤن میں سیرت الانبیاء کانفرنس میں شرکت کی و بیان فرمایا۔ ۱۶؍دسمبر کو محمدی فرنیچر مارکیٹ، نزد گجر چوک منظور کالونی میں ختم نبوت کانفرنس میں آپ کا بیان ہوا۔ ۱۷؍دسمبر کو چار پروگرام ہوئے۔ صبح نو بجے اقراء روضۃ الاطفال میں، بعد از ظہر جامع مسجد بلال اسکاؤٹ کالونی میں ختم نبوت کانفرنس سے ایمان پرور بیان فرمایا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد خاتم النبیین گرین ٹاؤن میں عوام الناس سے خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن کی ختم نبوت کانفرنس میں مجمع عام سے خطاب فرمایا۔ ۱۸؍دسمبر کی دوپہر کو کراچی سے حیدرآباد کا سفر کیا اور شب ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد میں شرکت و بیان کیا۔ ۱۹؍دسمبر کو حیدرآباد سے نواب شاہ کا سفر کیا۔ اور بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ میں شرکت کر کے عوام الناس کے دلوں کو ایمانی جلا بخشی۔ ۲۰؍دسمبر کی صبح نواب شاہ سے سفر کیا اور بعد نماز عشاء مبارک پور کے پروگرام میں

شرکت کی۔ ۲۱ر دسمبر کو علی الصبح سفر کر کے ملتان دفتر میں مبلغین کے سہ ماہی اجلاس میں پہنچے۔ سندھ کے تمام پروگراموں میں قاضی احسان احمد کراچی بھی شریک رہے۔ مولانا اللہ وسایا نے تمام پروگراموں میں حلف نامہ کی تبدیلی پر موجودہ صورت حال کو خوب آشکارا کیا۔

اوکاڑہ، قصور کے اضلاع میں مرکزی قائدین کا تبلیغی دورہ

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۹ر نومبر ۲۰۱۷ء کو ختم نبوت کانفرنس جامعہ محمودیہ ریناله خورد ضلع اوکاڑہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں قاری شفقت عباس نے تلاوت کی۔ عبدالباسط حسانی اسلام آباد اور خالد محمود نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی کا بیان ہوا۔ دوسرا پروگرام ختم نبوت کانفرنس جامعہ امدادیہ حجرہ شاہ مقیم میں ہوا۔ قاری حسن صدیقی کی تلاوت، خالد محمود اور مولانا عبدالقیوم کی نعت، نقابت عبدالرزاق مجاہد، مولانا محمد اکرم طوفانی کا خطاب ہوا۔ مہمانوں کی ضیافت خطیب شہر مولانا نصر اللہ ضیاء، مفتی ساجد الرحمن نے کی۔ سید مبشر شاہ گیلانی نے صدارت فرمائی۔ ۲۰ر نومبر بروز اتوار تیسرا پروگرام جامع مسجد عثمانی منڈی احمد آباد میں مولانا زبیر احمد فہیم کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مولانا معاویہ کی نقابت، نعت رسول مقبول بابر سلطان بیگ نے پیش کی۔ مولانا عبدالرزاق مبلغ مجلس اوکاڑہ، مولانا محمد اکرم طوفانی اور مولانا انور شاہ بخاری کے بیانات ہوئے۔ چوتھا پروگرام ختم نبوت کانفرنس بھیڑ سوہڈھیاں بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ مولانا آصف عزیزی نے نعت پیش کی۔ مولانا ابوبکر شیخوپوری، مولانا محمد اکرم طوفانی، عبدالرزاق مجاہد کا بیان ہوا۔ میزبانی کے فرائض مولانا ابوبکر، قاری ارشد نے سرانجام دیئے۔ مولانا زبیر احمد فہیم بصیر والوں نے قافلہ کے ساتھ پروگرام میں شرکت کی۔ ۲۱ر نومبر: پانچواں پروگرام مدرسہ تعلیم القرآن کھڈیاں ضلع قصور میں ہوا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے عظمت قرآن اور ختم نبوت کے حوالہ سے بیان کیا۔ قاری طاہر مہتمم نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ بعد از نماز عشاء چھٹا پروگرام ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد مکی قصور میں ہوئی۔ قاری مشتاق احمد رحیمی کی صدارت، تلاوت مولانا نعیم الرحمان قصوری کی خصوصی نعت شرکت حاجی نعیم صفدر انصاری ایم. پی. اے قصور نے کی۔ میاں محمد معصوم انصاری حاجی محمد اکرم انصاری، حاجی اللہ داد انصاری، حاجی اصغر نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ نقابت قصور کے مبلغ عبدالرزاق نے کی۔ آخر میں مولانا محمد اکرم طوفانی کا ایمان افروز بیان ہوا۔ ۲۲ر نومبر: کو ساتواں پروگرام دن گیارہ بجے کوٹ رادھا کشن میں ہوا۔ بعد نماز ظہر جامعۃ الحسن اثاری مدرسہ میں طلباء کرام اور عوام الناس سے بیان کیا۔ بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس کانکے موڑ کی مرکزی جامع مسجد میں منعقد ہوئی۔ قاری ابوبکر کی تلاوت، نعت مولانا عبدالرزاق اور مولانا اکرم طوفانی کا بیان ہوا۔ مولانا خالد زبیر خطیب مسجد نے مہمانوں کی کھانے سے تواضع کی۔

ختم نبوت کانفرنس کروڑ لعل عیسن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۲ر نومبر بروز بدھ بعد از نماز مغرب جامع مسجد نور کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا محمد حسین (ضلعی امیر) نے کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ کانفرنس کا آغاز مولانا اللہ وسایا کے خطاب سے ہوا۔ بعد ازاں پروفیسر مولانا خواجہ ابوالکلام صدیقی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے مفصل اور مدلل دلنشین خطاب فرمایا۔ اسٹیج کی ذمہ داری مولانا اللہ نواز نے سنبھالی۔ آخر میں حافظ محمد اکرم خوشتر نے ختم نبوت پر نعتیہ اشعار پیش کئے۔ کانفرنس میں مقامی علماء مولانا امان اللہ، مفتی فاروق، قاری فداء الرحمٰن، مولانا حسن عثمانی، مولانا نصیر کے علاوہ فتح پور سے مولانا عظیم، مولانا ثناء اللہ اور لیہ سے قاری عبدالشکور اور قاری امین سمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لیہ کے مبلغ محمد ساجد بھی شریک رہے۔

ختم نبوت کانفرنس وہاڑی

عالمی مجلس کے زیراہتمام جامع مسجد صدیق اکبر پیر مراد وہاڑی میں ۴ر دسمبر ۲۰۱۷ء جناب حافظ شبیر احمد کی صدارت اور قاری محمد جاوید کی نگرانی میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری عبدالمنان اور نعتیہ کلام حافظ محمد ریاض نے پیش کیا۔ عالمی مجلس خانیوال کے مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت بیان کی۔ مولانا اللہ وسایا نے موجودہ حالات اور تحفظ ختم نبوت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کردار پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ جامعہ خالد بن ولید کے شیخ الحدیث مولانا ظفر احمد قاسم نے اختتامی دعا فرمائی۔ اجتماع میں مولانا عبدالعزیز طاہر، مولانا طارق محمود، مولانا ثناء اللہ اور رانا افتخار احمد خصوصی طور پر شریک ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ

تقریباً پینتیس سال تک چنیوٹ کے لائبریری پارک میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی رہی۔ آخری کانفرنس بادشاہی مسجد میں ہوئی تھی اور اب ۷ر دسمبر ۲۰۱۷ء بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری خلیل احمد نے کی۔ نعت مولانا حذیفہ اکرم، حافظ محمد شریف مخمن آبادی نے پیش کی۔ اسٹیج سیکرٹری قاری محمد افضل برہانی تھے۔ کانفرنس سے قاری محمد یامین گوہر، جماعت الدعوہ کے مولانا بنیامین عابد، جماعت اسلامی کے چوہدری محمد اسلام کے علاوہ مولانا عبدالواحد نفیسی، مولانا طاہر حسین، مولانا خلیل احمد اشرفی، مولانا مفتی شاہد مسعود سرگودھا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مولانا نے شیخ منظور احمد، چوہدری ظہور احمد، حاجی فیروزدین اور میزبان حضرات کو خراج تحسین پیش کیا۔ مولانا طاہر حسین، مولانا

محمد عارف، مولانا سیف اللہ خالد، قاری عبدالحمید، مولانا محمد ہارون، حضرت پیر صفدر حسین، مفتی محمد افضال، مولانا سیف اللہ نقشبندی نے خصوصی شرکت کی۔ کانفرنس کا انتظام وصدارت مولانا غلام مصطفیٰ نے کی۔ کانفرنس رات گئے جاری رہی۔

ختم نبوت کانفرنس جہانیاں

۱۲ردسمبر ۲۰۱۷ء بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد امیر حمزہ جہانیاں میں ختم نبوت کانفرنس مولانا محمد اسماعیل عابد کی صدارت اور قاری مظہر حسین کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک قاری محمد طیب نے کی اور نعتیہ کلام حافظ ریاض احمد نے پیش کیا۔ کانفرنس سے مجلس خانیوال کے مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی نے عقائد مرزا قادیانی پر گفتگو فرمائی۔ سید عبدالمجید ندیم ؒ کے جانشین مولانا محمد فیصل ندیم نے ختم نبوت کی فضیلت واہمیت بیان فرمائی۔ کانفرنس میں عوام الناس اور مقامی علماء کرام نے بھی شرکت کی۔ خصوصاً مولانا منیر احمد اختر، قاری محمد سالک نقشبندی اس موقع پر موجود رہے۔

ختم نبوت کانفرنس ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۵ردسمبر جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت جامعہ کے مہتمم مولانا وسیم اللہ رشیدی نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا حافظ پیر ناصرالدین خاکوانی مدظلہ، قاری عبدالجبار، مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری سعید بن شہید، مولانا شاہد عمران عارفی، قاری منظور احمد طاہر، قاری بشیر احمد، مولانا محمد عمران اشرفی، قاری عتیق الرحمن، پیر جی عبدالباسط، قاری نصیر احمد اور قاری عبدالعزیز سمیت متعدد مذہبی راہنماؤں نے شرکت وخطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ قادیانی ملک وملت کے غدار اور استعماری طاقتوں کے ایجنٹ ہیں۔ ہمیں تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے عوام الناس کو فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کرنا ہوگا۔ کانفرنس میں متعدد قراردادوں کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے منع کیا جائے اور امتناع قادیانیت ایکٹ پر مکمل عملدرآمد کرایا جائے۔

ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۲راکتوبر کو نویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس محلہ مصطفےٰ آباد فیصل آباد میں زیر صدارت پیر میاں محمد رضوان نفیس منعقد ہوئی۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمن ثانی، جمعیۃ اہل حدیث کے مولانا عبدالرشید حجازی، جے۔یو۔پی کے مولانا عبدالشکور رضوی، مولانا شاہ نواز فاروقی، مفتی محمد طیب، مولانا عبدالرشید سیال مبلغ مجلس فیصل آباد، سید خبیب احمد شاہ کے بیانات ہوئے۔ علماء

کرام نے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ آئین میں موجود ختم نبوت کی دفعات کو چھیڑنے سے باز رہے۔ امت جب بھی کسی مسئلے پر جمع ہوئی ہے۔ وہ ختم نبوت کا مسئلہ ہے۔ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے دشمن ہیں۔ علماء کا مزید کہنا تھا کہ حلف نامے میں تبدیلی کرنے والے عناصر کو گرفت میں لاکر عوام کے سامنے لایا جائے۔ نعتیہ کلام مولانا قاسم گجر، مفتی سعید مدنی، حافظ مونس فاروقی نے پیش کیا۔

ختم نبوت کانفرنس اوکاڑہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد عثمانی گول چوک اوکاڑہ میں ۶؍دسمبر بعد نماز عشاء حضرت مولانا قاری الیاس امیر عالمی مجلس اوکاڑہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک قاری عاصم بن عبدالودود نے مصری لہجہ میں کی۔ حافظ محمد عثمان جناب خالد محمود اور ملک کے عظیم ثناخواں حضرت مولانا شاہد عمران عارفی ساہیوال کی خوبصورت نعت سے سماں پیدا کردیا۔ مولانا قاری سعید احمد عثمانی خطیب گول چوک نے علاقہ جات سے قافلوں کی شکل میں تشریف لانے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ مولانا قاری غلام محمود انور، مولانا اسحاق بدر، مفتی غلام مصطفیٰ، قاری سید رمضان شاہ، قاری محمد ابراہیم، مولانا اعجاز، مفتی محمد لقمان، حاجی جاوید اقبال، مولانا سید شمس الحق گیلانی، مولانا عبدالرؤف چشتی، مولانا قاری عبدالکریم قاسم کے علاوہ کافی حضرات نے سٹیج کو رونق بخشی۔ حافظ عبداللطیف، مولانا قاری محمد اشرف، قاری محمد افضل، مفتی سجاد اللہ، مولانا عبدالقدیر، مولانا عبدالقدیم تشریف لائے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ قادیانیوں کا جس طرح سے ہمارے اکابر نے تعاقب کیا تھا اسی طرح ہم بھی اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ قاری لیاقت نے مہمانوں کی خوب تواضع کی۔

ختم نبوت کانفرنس ملکوال

۵؍دسمبر ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں رانا محمد خاور کے گھر سیرت وختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا سید عبدالشکور نے کی۔ جبکہ ضلعی امیر قاری عبدالواحد مہمان خصوصی تھے۔ کانفرنس کا آغاز قاری سعید احمد کی تلاوت سے ہوا۔ رانا محمد جنید اور ایک طالب علم نے نعت پڑھی۔ مولانا فیاض احمد عثمانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خطاب ہوئے۔ آخر میں جھاوریاں کے معروف ثناخواں رانا عبدالرؤف نے نعت وخطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد قاسم سیوطی نے سرانجام دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس کنجوانی

۵دسمبر بروز منگل بعد نماز مغرب ڈھڑاں میں سیرت کمیٹی کے زیرانتظام مولانا عابد رضا نائب امیر مجلس کنجوانی کی زیرنگرانی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت قاری سید احمد رضا شاہ نے فرمائی۔

تلاوت قاری محمد سلیم اور نعت مولانا شاہد عمران عارفی نے پیش کی۔ مولانا شہباز قاسمی مولانا عبدالقدوس گجر، مولانا محمد خبیب ودیگر علماء کرام کے خطاب کے علاوہ مولانا عطاء اللہ نقشبندی کی دعوت پر مولانا اللہ وسایا نے تشریف لاکر ختم نبوت کانفرنس کو چار چاند لگادیئے۔ ۶دسمبر کی فجر کو درس قرآن بھی ارشاد فرمایا۔ اس کانفرنس کے لئے محنت وکوشش کرنے والے تمام رفقاء کو اللہ پاک سعادت دارین عطا فرمائے۔ آمین!

سیرت کانفرنس شاہی مسجد راولپنڈی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام شاہی مسجد گولیاں والی راولپنڈی میں ۲۴ر نومبر میلاد النبی ﷺ کے عنوان پر کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا بدرالاسلام عباسی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ راولپنڈی کے علماء کرام نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔

سیرت میلادالنبی ﷺ کانفرنس قصور

۳ر دسمبر بعد نماز عشاء جامع مسجد گندوالی کوٹ مرادخان قصور میں محفل حمد ونعت سیرت میلادالنبی کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا سیف الرحمن قصوری، جناب افتخار فخر، ماسٹر ذوالفقار، حافظ عادل دیگر مہمانوں نے نعتیں پیش کیں۔ مولانا سید زبیر شاہ ہمدانی نے صدارت فرمائی۔ سید عاصم شاہ ہمدانی ان کے رفقاء نے مہمانوں کا کھانے سے خوب اکرام کیا۔ مولانا اللہ وسایا کا بیان کا خصوصی بیان ہوا۔ آپ نے ختم نبوت کے قانون کی تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کیا۔ بیانات میں علماء کرام نے فرمایا کہ اسلامیان پاکستان ہرحال میں ناموس رسالت کا تحفظ کریں گے۔ اس پر کوئی سمجھوتہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔

پشاور میں کانفرنسوں سے مولانا شجاع آبادی کا خطاب

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۲۴، ۲۵، ۲۶ر نومبر کو تین روزہ دورہ پر پشاور تشریف لائے۔ جہاں آپ نے انجمن تبلیغ القرآن والسنہ کے زیراہتمام منعقدہ کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ ۲۴ر نومبر: مدرسہ فیض القرآن جامع مسجد امت الرسول نزد سائنس کالج پشاور میں سیرت النبی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مجلس صوابی کے راہنما مولانا قاری اکرام الحق، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عابد کمال نے خطاب کیا۔ صدارت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے کی۔ ۲۵ر نومبر: جامعہ عثمانیہ میں مولانا امداداللہ شاہ کی دعوت پر طلبہ واساتذہ کرام سے مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ ۲۶ر نومبر: کو جامعہ احسن المدارس جھگڑا پشاور کے طلبہ کرام کے لئے تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ جہاں اوّل، دوم، سوم آنے والے طلبہ کرام کو مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ہاتھوں انعامات دلوائے گئے۔ قبل ازیں طلبہ میں عقیدۂ ختم نبوت اور ردقادیانیت کے عنوان پر تحریری مقابلہ ہوا۔ ۲۶ر نومبر: کو عشاء کے بعد

نمک منڈی چوک میں میلاد النبی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا عابد کمال، مولانا حسین احمد مدنی ایڈووکیٹ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ ۲۷؍نومبر: صبح ۸ بجے ملازئی چوک سیون بی۔ کے میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے پشتو زبان کے نامور خطباء، مولانا قاری اکرام الحق ودیگر کے علاوہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس سارا دن جاری رہی۔

سہ روزہ ختم نبوت کورس فیصل آباد

ی تھ ایجوکیشن سنٹر سمن آباد کے زیراہتمام ۱۷، ۱۸، ۱۹؍نومبر کو تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں ایک سو سے زائد حضرات نے شرکت کی۔ زیادہ تر عصری تعلیمی اداروں کے فضلاء، طلبہ اور پڑھے لکھے نوجوانوں نے شرکت کی: ۱۷؍نومبر: عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت۔ ۱۸؍نومبر: حیات اور رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام اسرار وحکیم۔ ۱۹؍نومبر: امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور اور دجال کا خروج اور دعاوی مرزا قادیانی کا رد پڑھایا۔ کورس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالرشید سیال نے خطاب کیا۔ کورس کا دورانیہ عشاء کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تمام شرکاء کورس کو اعزازی سند دی گئی۔ حافظ ذیشان نے صدارت فرمائی۔

ختم نبوت کورس لودھراں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کے زیراہتمام جامع مسجد ریلوے اسٹیشن میں تین روزہ ختم نبوت کورس ۲۶، ۲۷، ۲۸؍نومبر کو ضلعی امیر مولانا محمد میاں کی سرپرستی اور مقامی امیر مولانا محمد مرتضیٰ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ۲۶؍نومبر مولانا محمد اسحق ساقی اور جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت پر خطاب فرمایا۔ ۲۷؍نومبر: آرمی سے ریٹائرڈ خطیب مولانا محمد حنیف نے مرزا قادیانی کے دعاوی جبکہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر لیکچر دیا۔ ۲۸؍نومبر: کو مرزا قادیانی کی شخصیت وکردار پر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لیکچر دیا۔ کورس میں ساٹھ کے قریب مردوں اور ساٹھ سے زائد خواتین نے شرکت کی۔ ۱۲؍ربیع الاوّل کو شرکاء کورس کو اعزازی سندات مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد حنیف، مولانا سید احمد سعید کاظمی کے ہاتھوں دلوائی گئیں۔

محمدیہ مسجد چناب نگر میں جلسہ سیرت

حسب سابق ۸؍دسمبر کو جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن میں سیرت النبی ﷺ کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت مولانا غلام مصطفیٰ نے کی۔ حافظ محمد شریف مخچن آبادی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مولانا سیف اللہ نقشبندی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سیرت النبی ﷺ پر خطاب کیا۔ جلسہ میں سینکڑوں حضرات نے شرکت کی۔ خطبہ جمعہ اور نماز مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے پڑھائی۔

حافظ آباد میں ختم نبوت سیمینار

مدرسہ اشرفیہ قرآنیہ حافظ آباد میں ۹؍دسمبر ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مدرسہ کے مہتمم علامہ احمد سعید اعوان نے کی اور معروف ثناخوان قاری ارشد محمود گوجرانوالہ نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ جبکہ مولانا زاہد الراشدی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ تحریک ہائے ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی میزبانی اور دعوت پر چلائی گئیں۔ ان تحریکوں میں علماء کرام، مشائخ عظام بالخصوص علماء دیوبند کے کردار پر روشنی ڈالی اور موجودہ تحریک کے متعلق بتلایا کہ موجودہ تحریک میں عدالت کا دروازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کھٹکھٹایا اور انتخابی اصلاحات کی آڑ میں ختم نبوت کے حلفیہ بیان پر ڈالے جانے والے ڈاکہ کے خلاف حکم امتناعی حاصل کیا۔

میانی میں علماء کرام کا اجتماع

مدنی مسجد میانی ضلع سرگودھا میں علماء کرام کی خصوصی نشست اور نمازیوں سے عمومی خطاب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کیا۔ علماء کرام کے سوالات کے جوابات دیئے۔ نشست کی صدارت مقامی امیر مولانا سربلند نے کی۔ جبکہ سرپرست قاری محمد عثمان مہمان خصوصی تھے۔ نشست کا اہتمام خانقاہ سراجیہ کے فاضل مولانا محمد بلال اور مولانا قاضی عبداللہ نے کیا۔ مولانا قاضی کفایت اللہ نے خصوصی طور پر ڈنگہ ضلع گجرات سے تشریف لاکر شرکت فرمائی۔

جہلم میں ختم نبوت سیمینار

جامعہ تعلیم الاسلام حنفیہ میں ۷؍دسمبر قبل از نماز ظہر ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں علاقہ بھر سے درجنوں علماء کرام نے شرکت کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے علماء کرام کی ذمہ داریوں کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد عمر نے سرانجام دیئے۔ مولانا محمد ابوبکر نے صدارت کی۔

میانہ گوندل منڈی بہاؤالدین میں جلسہ

میانہ گوندل منڈی بہاؤالدین کا معروف قصبہ ہے۔ ضلعی امیر قاری عبدالواحد جامعہ انوار مدینہ کے نام سے بنین وبنات کا مدرسہ چلا رہے ہیں۔ ان کی صدارت میں میانہ گوندل کی مدنی مسجد میں ۶؍دسمبر بعد نماز عشاء سیرت النبی ﷺ کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حلف نامہ سے متعلق موجودہ صورتحال پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا نقطہ نظر پیش کیا۔ مولانا محمد قاسم سیوطی نے سیرت طیبہ اور عقیدۂ ختم نبوت کے مختلف شعبوں پر روشنی ڈالی۔

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابو القاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
3	ائمہ تلبیس	ابو القاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1000
5	فتاوی ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
7	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
8	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	700
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	500
17	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150
18	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
19	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
20	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبد المجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	لولاک کا خواجہ خواجگان نمبر	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان	300
22	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	100
23	مشاہیر کے خطبات ختم نبوت	جناب صلاح الدین بی اے ٹیکسلا	100
24	قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد عمران	200
25	خطبات شاہین ختم نبوت	مولانا محمد بلال	150
26	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبد الغنی پٹیالویؒ	150
27	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	150

نوٹ:..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:— عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ زیر اہتمام
مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر سندھ
سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس
2 فروری 2018
بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب
عبدالصمد ہالیجوی
عبدالقیوم
جمیل احمد
عبداللطیف
محمد حسین ناصر
احسان احمد
مجاہد ملت، نمونہ اسلاف
ولی کامل
حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب مدظلہ
ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
ترجمان جمعیت
جانشین مولانا محمد اجمل خان صاحب
حضرت مولانا محمد امجد خان صاحب
مرکزی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام پاکستان
شاہین ختم نبوت، فاتح قادیانیت
جرنیل ختم نبوت
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
جناب سید سلمان گیلانی صاحب
لاہور
مولانا طارق خالد محمود صاحب
حضرت مولانا عبدالمجیب قریشی صاحب
محمد ارسلان ملک
سید محمد شاہ آغا
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ سکھر
0302-3623805
0300-3131165

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

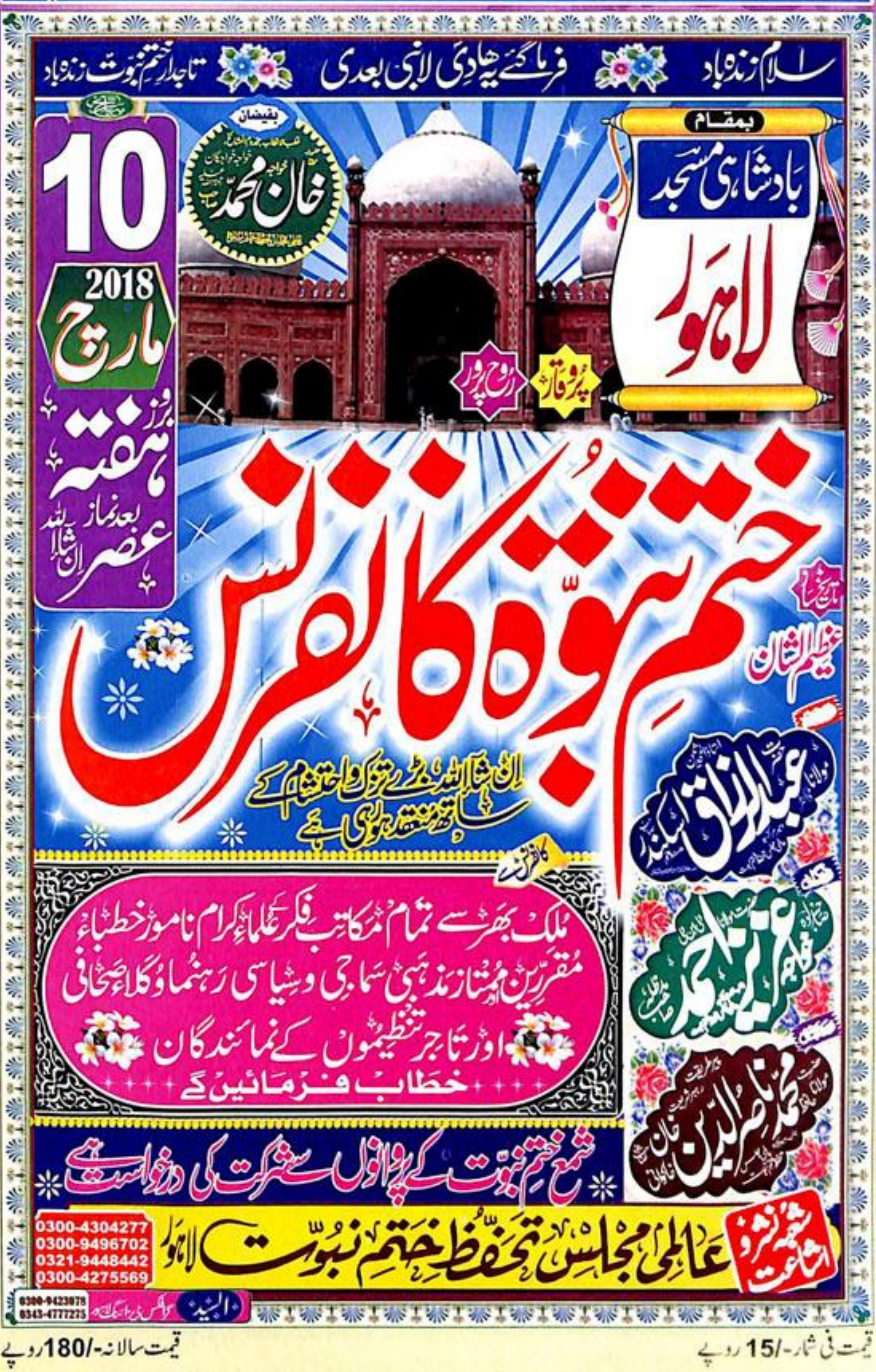

قیمت فی شمارہ -/15 روپے

قیمت سالانہ -/180 روپے